عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۳ | ۸ تا ۱۴/ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۸/ مئی تا ۳/ جون ۲۰۰۴ء | شمارہ: ۱

معجزات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

پسِ پردہ

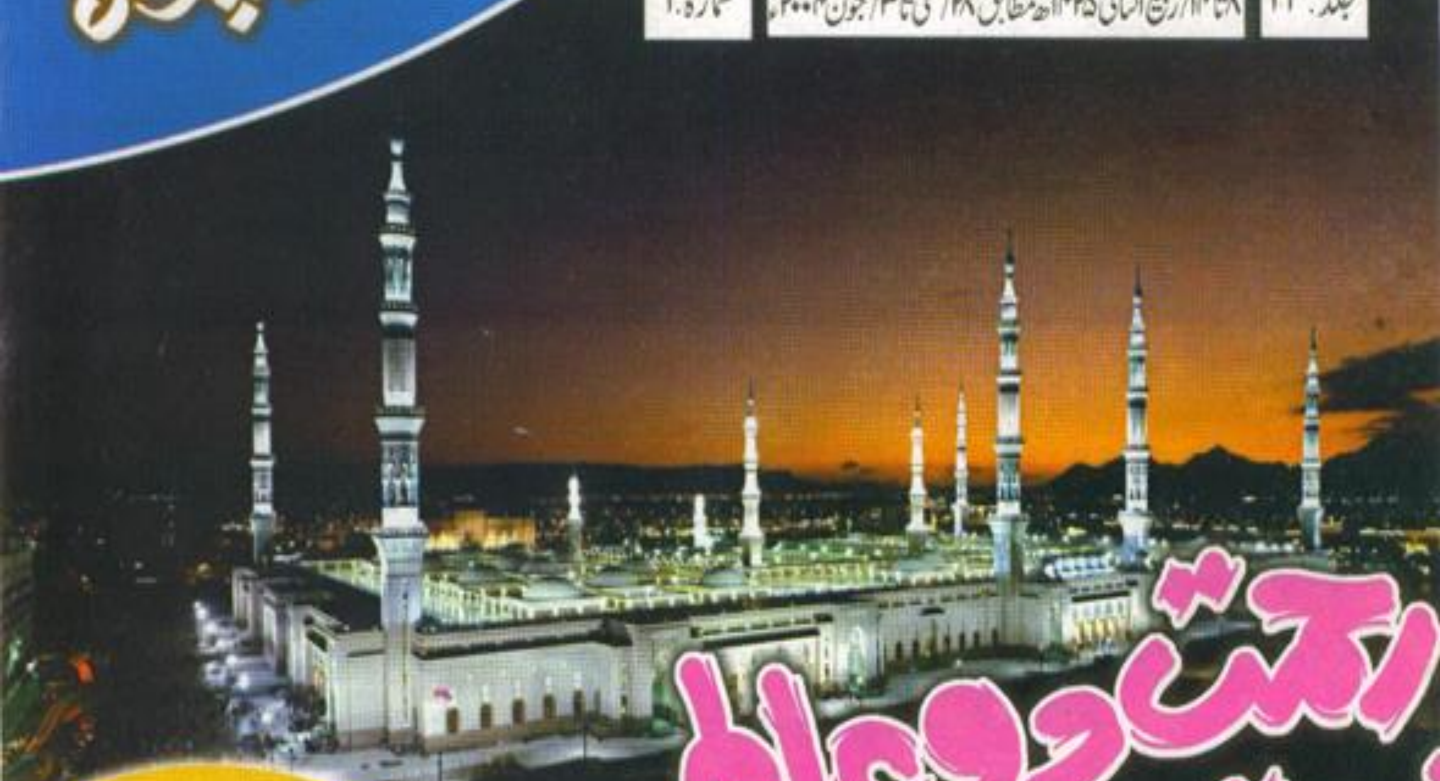

رحمتِ دوعالم
ی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم

اولاد کی تربیت

دِ قادیانیت کورس بلوچستان

خصوصی رپورٹ

Email: editorkn@yahoo.com Website: http://www.khatme-nubuwwat.org http://www.khatm-e-nubuwwat.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی:

س:...... ہمارے ہاں ایک صوفی پیر ہیں' ایک دن انہوں نے مجھے اور میرے دوست سے کہا کہ ایک خوبصورت لڑکی ہو جس سے ایک لڑکا محبت کرتا ہو اور آپ بھی اس سے محبت کرنے لگیں تو نتیجہ کیا ہوگا؟ ہم نے کہا انجام لڑائی اور دشمنی' تو وہ کہنے لگا کہ ظاہر ہے کہ جو لڑکی سے محبت کرتا ہے وہ کیونکر چاہے گا کہ میری محبوبہ سے کوئی محبت کرے' پھر وہ کہنے لگا کہ تم اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت فرماتے ہیں اور جب تم نبی علیہ السلام سے محبت کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہارا دشمن ہو جائے گا' وہ کیسے چاہے گا کہ میری محبت سے کوئی دوسرا محبت کرے' اس کے باوجود بھی اگر بندہ نہ مانے تو اللہ تعالیٰ کافی سزائیں دیتے ہیں' اگر کافی سزائیں سہنے کے بعد بھی بندہ اپنے نبی سے محبت کرے تو اللہ تعالیٰ پھر اپنے بندے کے آگے گھٹنے ٹیک دیتے ہیں یعنی خدا بندے کے سامنے جھک جاتا ہے۔ اس بات کی وضاحت فرمادیں کہ یہ انسان درحقیقت کن عقائد کا حامل ہے؟

ج:...... یہ صوفی جی بے علم اور ناواقف ہیں۔ ان کا یہ کہنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر ہم محبت کریں تو خدا تعالیٰ دشمن ہو جائے گا اور سزا دے گا' یہ کلمہ کفر ہے اور اس کا یہ کہنا کہ خدا' بندے کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتا ہے' یہ بھی کلمہ کفر ہے۔ ایسے بے دین اور جاہل کے پاس نہیں بیٹھنا چاہئے۔

قرآن پاک میں ''احمد'' کا مصداق کون ہے؟

س:...... قرآن پاک میں اٹھائیسویں پارے میں سورۂ صف میں موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ: ''میرے بعد ایک آئے گا اور اس کا نام احمد ہوگا'' اس سے مراد کون ہیں' جبکہ قادیانی' اس سے مرزا غلام احمد قادیانی مراد لیتے ہیں؟

ج:...... اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں' کیونکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے کئی نام ہیں' میں محمد ہوں' اور میں احمد ہوں۔'' (مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۵)۔

قادیانی چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتے' اس لئے وہ اس کو بھی نہیں مانیں گے۔

قادیانیوں کو مسلمان سمجھنے والے شخص کے بارے میں شرعی حکم:

س:...... کوئی شخص قادیانی گھرانے میں رشتہ یہ سمجھ کر کرتا ہے کہ وہ ہم سے بہتر مسلمان ہیں' تو اسلام میں ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

ج:...... جو شخص قادیانیوں کے عقائد سے واقف ہو' اس کے باوجود ان کو مسلمان سمجھے تو ایسا شخص خود مرتد ہے کہ کفر کو اسلام سمجھتا ہے۔

فرعون کی توبہ کا اعتبار نہیں:

س:...... ایک شخص کا کہنا ہے کہ جب فرعون مع اپنے لشکر کے دریائے نیل میں غرق ہوا اور ڈوبنے لگا تو اس نے کہا کہ اے موسیٰ! میں نے تیرے رب کو مان لیا' تیرا رب سچا اور سب سے برتر ہے' پھر بھی موسیٰ علیہ السلام نے اسے بذریعہ دعا کیوں نہیں اپنے رب سے بچوایا؟ اب وہ شخص کہتا ہے کہ بروز قیامت موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا جائے گا کہ جب فرعون نے توبہ کرلی اور مجھے رب مان لیا تو اے موسیٰ! تو نے کیوں نہیں اس کے حق میں دعا کرکے اسے بچایا؟ وہ شخص اپنی بات پر مصر ہے کہ یہ سوال روز محشر موسیٰ علیہ السلام سے ضرور کیا جائے گا۔ آیا یہ نقطۂ نظر رکھنے والا شخص گناہگار ہوگا؟ وہ ٹھیک کہتا ہے یا غلط؟

ج:...... فرعون کا ڈوبتے وقت ایمان لانا معتبر نہیں تھا کیونکہ نزع کے وقت کی نہ توبہ قبول ہوتی ہے' نہ ایمان۔ اس شخص کا موسیٰ علیہ السلام پر اعتراض کرنا بالکل غلط اور بے ہودہ ہے' اس کو اس خیال سے توبہ کرنی چاہئے۔ وہ نہ صرف گناہگار ہو رہا ہے بلکہ ایک جلیل القدر نبی پر اعتراض کفر کے زمرہ میں آتا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تاریخ ولادت ووفات:

س:...... امیر المومنین سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تاریخ ولادت اور تاریخ وفات کون سی ہے؟

ج:...... ولادت کی تاریخ معلوم نہیں' وفات شب سہ شنبہ ۲۲/ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ مطابق ۲۳/ اگست ۶۳۴ء بہ عمر ۶۳ سال ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہجرت سے پچاس سال پہلے ولادت ہوئی۔

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہٗ
سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہم

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد:۲۳ شمارہ:۱ ۸تا۱۴/ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۸/مئی تا ۳/جون ۲۰۰۴ء

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

اداریہ		4
سیرت وشمائل نبویؐ	(مولانا محمود حسن فریدی)	8
رحمت دوعالم نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم	(ابومعاویہ مولانا محمد طیب فاروقی)	10
معجزات نبویؐ	(مفتی شبیر احمد قاسمی)	13
اولاد کی تربیت	(مولانا محمد عاشق الٰہیؒ)	18
پس پردہ	(مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ)	20
رپورٹ ردقادیانیت کورس بلوچستان	(حافظ خادم حسین گجر)	22
اخبار عالم پر ایک نظر		24

زرتعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ و ایشیائی ممالک: ۴۰ امریکی ڈالر

زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا بشیر احمد
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلالپوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل وتزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۸۳۴۸۶، ۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ختم نبوۃ

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توہین رسالت کے قانون اور حدود آرڈی نینس پر نظر ثانی کا عندیہ

جنرل مشرف! اپنی آئینی حدود سے آگے نہ بڑھئے

صدر جنرل پرویز مشرف نے گزشتہ دنوں انسانی حقوق سے متعلق منعقدہ ایک کونشن سے خطاب کرتے ہوئے توہین رسالت کے قانون اور حدود آرڈیننس پر نظر ثانی اور ان میں تبدیلی کا عندیہ دیا۔ اس حوالے سے جو خبر اخبارات میں شائع ہوئی اس کا متن درج ذیل ہے:

’’حدود آرڈیننس و ناموس رسالت قانون کا جائزہ لیا جائے‘ صدر پرویز

اسلام آباد (اے پی پی) صدر مملکت جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ غیرت کے نام پر قتل پر پابندی لگانے کے لئے قانون سازی ہونا چاہئے‘ اس کے علاوہ حدود آرڈی نینس اور ناموس رسالت کے قوانین کا بھی از سر نو جائزہ لیا جانا چاہئے تاکہ ان کا غلط استعمال روکا جاسکے‘ وردی کے باعث بعض اہم فیصلے کرنے میں مدد ملی جن میں خواتین کی سیاست واقتصادی خود انحصاری‘ اقلیتوں کے حقوق اور اظہار رائے کی آزادی شامل ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ہفتہ کے روز پاکستان میں انسانی حقوق کے معیار اپنانے اور ان کا شعور اجاگر کرنے سے متعلق منعقدہ کونشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اپنے خطاب میں صدر جنرل پرویز مشرف نے ملک میں انسانی حقوق کے فروغ کے عزم کا اعادہ کیا اور اعلان کیا کہ ملک میں انسانی حقوق کے معیار پر عمل درآمد کا جائزہ لینے کے لئے ایک خود مختار قومی کمیشن قائم کیا جائے گا‘ پاکستان میں اقلیتوں کو اپنی مذہبی تعلیمات کے پرچار ان پر عمل درآمد اور انہیں پھیلانے کی مکمل آزادی ہے اور وہ اپنے مذہبی ادارے قائم کرنے‘ برقرار رکھنے اور اور انہیں چلانے میں بھی مکمل طور پر آزاد ہیں...... انہوں نے کہا کہ قرآن وسنت کی روشنی میں علماء‘ وکلاء اور ارکان پارلیمنٹ کی جانب سے حدود آرڈیننس کا جائزہ لینے پر قوم کو برا نہیں منانا چاہئے‘ حدود آرڈیننس انسانی ذہن کی تخلیق ہے‘ اس پر بحث کی مخالفت کیوں کی جاتی ہے...... انہوں نے کہا کہ اسی تناظر میں توہین رسالت کے قانون کا بھی جائزہ لیا جانا چاہئے تاکہ انصاف ہوسکے اور یہ کسی معصوم کو نشانہ بنانے کے لئے غلط طور پر استعمال نہ ہوسکے...... ‘‘ (روزنامہ جنگ کراچی ۱۶/مئی ۲۰۰۴ء)

اس سے اگلے روز اسی حوالے یہ خبر شائع ہوئی کہ ان قوانین میں ترمیم بجٹ کے بعد کی جائے گی۔ ملاحظہ فرمایئے:

’’حدود‘ توہین رسالت قوانین میں بجٹ کے بعد ترمیم کی جائے گی

ترامیم کے ذریعے زنا‘ چوری اور ڈکیتی وغیرہ کی دفعات اور سزاؤں پر نظر ثانی ہوگی

اسلام آباد (نمائندہ جنگ) حکومت وفاقی بجٹ کے بعد قومی اسمبلی اور سینیٹ میں توہین رسالت بل کی دفعات میں ضروری تبدیلی کرے گی۔ باخبر ذرائع کے مطابق بل کے ذریعے غیرت کے نام پر قتل کے مقدمات کو جلد نمٹانا اور مجرم کو قرار واقعی سزا دینا شامل ہیں جبکہ بل میں حدود آرڈیننس میں بعض اہم ترامیم کی جائیں گی‘ یہ ترامیم زنا‘ چوری‘ ڈکیتی وغیرہ کی دفعات اور ان پر ملنے والی ہاتھ پاؤں کاٹنے کی سزاؤں پر نظر ثانی کی جائے گی۔‘‘ (روزنامہ جنگ کراچی ۱۷/مئی ۲۰۰۴ء)

جنرل مشرف کی تقریر پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین سمیت ملک بھر کے ممتاز علمائے کرام مولانا فضل الرحمن‘ قاضی حسین احمد‘ مفتی محمد رفیع عثمانی‘ شاہ فرید الحق اور ملک بھر کی مختلف مذہبی جماعتوں اور تمام مکاتب فکر کی نمائندہ تنظیموں متحدہ مجلس عمل‘ جماعت غربائے اہلحدیث‘ تنظیم اسلامی‘ تحریک منہاج القرآن‘ مجلس الدعوۃ الاسلامیہ‘ سنی تحریک‘ اشاعت التوحید والسنۃ‘ جماعت اہلسنت اور مختلف دینی مدارس کے مہتمم حضرات نے ان قوانین میں مجوزہ ترمیم کے خلاف

مزاحمت کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام توہین رسالت کے قانون اور حدود آرڈی نینس کے دوبارہ جائزے اور نظرثانی کی تجاویز کو مسترد کرتے ہیں۔ توہین رسالت کا قانون اور حدود آرڈی نینس قرآن وسنت سے ہم آہنگ اور تمام مکاتب فکر سے منظور شدہ ہیں۔ ان قوانین کا نئے سرے سے جائزہ لینا انہیں غیر مؤثر بنانے کی سازش ہے۔ ناموس رسالت کے قانون اور حدود آرڈی نینس میں کسی قسم کی نظرثانی نہیں ہوسکتی۔ ان قوانین میں کسی قسم کی ترمیم کی قطعاً اجازت نہیں دی جائے گی۔ اظہار رائے کی آزادی کا یہ مقصد نہیں کہ ہر شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو تنقید کا نشانہ بنانے یا معاشرے میں جنسی انارکی پھیلانے کی کھلی چھوٹ دیدی جائے۔ اسلامی قوانین کا تحفظ اور ان کے نفاذ کو یقینی بنانا جنرل مشرف کی آئینی ذمہ داری ہے۔ جنرل مشرف وردی کی آڑ میں اسلام دشمنی کا کھیل کھیلنا بند کردیں۔ اس قسم کی بے سروپا بیان بازی کا مقصد امریکا اور مغرب کو خوش کرنا ہے۔ نصاب تعلیم کے بعد اب ملکی قوانین سے اسلام کو نکالنے کی کوشش شروع کردی گئی ہے۔ حکومت اسلامی قوانین میں چھیڑ چھاڑ سے باز رہے ورنہ اس کا حشر بھی دیگر اسلام دشمن قوتوں سے مختلف نہ ہوگا۔ عوام جنرل مشرف کی ان اسلام دشمن پالیسیوں سے بیزار ہیں۔ ان قوانین پر لایعنی بحث اور تبصرے سے گریز کیا جائے۔ نظرثانی کا عندیہ مسلم عوام کے ساتھ ظلم اور کھلی ناانصافی ہے۔ اس قسم کی کوششوں کا مقصد ملک کو سیکولر ریاست بنانا ہے۔ جنرل مشرف پاکستان کو سیکولر ریاست بنانے کا خیال دل سے نکال دیں۔ اسلامی قوانین کا نفاذ پاکستان کے مسلمانوں کا آئینی اور قانونی حق ہے۔ اقلیتوں کو خوش کرنے کے لئے مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکا ڈالا جارہا ہے۔ جنرل پرویز مشرف اپنی آئینی حدود سے تجاوز کررہے ہیں۔ توہین رسالت کے قانون یا حدود آرڈی نینس میں تبدیلی جنرل مشرف کی کرسی اور وردی کو لے ڈوبے گی۔ اس قسم کی باتیں قیام پاکستان کے تقاضوں کی نفی کرتی ہیں۔ جب سے توہین رسالت کا قانون اور حدود آرڈی نینس کے قوانین نافذ ہوئے ہیں اس وقت سے لے کر اب تک ان کا کوئی غلط استعمال سامنے نہیں آیا۔ ان کے غلط استعمال کا جھوٹا پروپیگنڈا مغرب کے ایما پر بعض بدنام زمانہ این جی اوز کی جانب سے کیا جارہا ہے۔ اس سے قبل مئی ۲۰۰۰ء میں جنرل مشرف کی جانب سے توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کو عوام نے مسترد کردیا تھا جس کے بعد جنرل مشرف کو اپنے فیصلے کو واپس لینا پڑا تھا۔ انہوں نے سوال کیا کہ پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا سارا نزلہ توہین رسالت کے قانون اور حدود آرڈی نینس پر ہی کیوں گرتا ہے۔ ناموس رسالت کے قانون کی وجہ سے عوام قانون کو ہاتھ میں لینے کے بجائے شاتم رسول کو انصاف کے حصول کے لئے عدالت تک لے جاتے ہیں۔ حدود آرڈی نینس معاشرے سے جنسی بے راہروی اور جنسی تشدد کے خاتمے کو یقینی بنانے کے لئے نافذ کیا گیا تھا۔ حدود آرڈی نینس میں نظرثانی کا مقصد معاشرے کو جنسی انارکی کی راہ پر لے جانا ہے۔ جنسی جرائم کے خاتمے کے لئے حدود آرڈی نینس کو اپنی اصل شکل میں نافذ العمل رکھا جائے۔ ان قوانین میں تبدیلی توہین رسالت کا راستہ کھولنے اور معاشرے میں جنسی جرائم میں اضافے کا سبب بنے گی۔ جنرل مشرف قادیانیوں اور شاتم رسول کے لئے آسانیاں پیدا کرکے کس کو خوش کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ علمائے کرام ملکی سطح پر لائحہ عمل ترتیب دے کر توہین رسالت کے قانون اور حدود آرڈی نینس کے تحفظ کے لئے عملی جدوجہد کریں گے۔ قرآن وسنت ملک کا سپریم لاء ہے اور توہین رسالت اور حدود کے قوانین اس کے اصولوں کے تحت وضع کئے گئے ہیں جن میں کسی بھی صورت تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ ان قوانین میں کسی بھی قسم کی تبدیلی نظریہ پاکستان کے منافی اور ملکی اساس کے خلاف ہوگی۔ پاکستان میں ہر مذہب کا پیروکار اپنی عبادت گاہ کے اندر اپنے مذہب کی تبلیغ اور اپنی عبادات کو بجالانے کے لئے آزاد ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آئینی طور پر غیر مسلموں کو پاکستان میں کھلم کھلا تبلیغ کی اجازت دیدی گئی ہے بلکہ آئینی طور پر غیر مسلموں کی تبلیغ وعبادت کو ان کی عبادت گاہوں تک محدود کیا گیا ہے۔ قادیانیوں سے متعلق آئینی ترامیم اور قوانین اس کی واضح مثال ہیں۔ جنرل مشرف اس حوالے سے غلط تاثر دینے سے گریز کریں۔ غیر مسلموں کو تبلیغ کی کھلی اجازت دینا فتنہ وفساد اور معاشرے میں انتشار کو جنم دے گا جس سے کسی بھی وقت امن وامان کا مسئلہ پیدا ہوسکتا ہے۔ اسلامیان پاکستان کسی بھی صورت میں اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے کہ غیر مسلم ان کے گھروں اور دیگر پبلک مقامات پر انہیں اپنے مذہب کی تبلیغ کریں۔

ان قوانین کے حوالے سے جنرل مشرف کے حالیہ خطاب سے قبل حدود آرڈی نینس کے حوالے سے مختلف بیانات وآراء سامنے آرہی تھیں لیکن توہین رسالت کے قانون کے حوالے سے نظرثانی کا عندیہ کئی سال بعد سامنے آیا ہے۔ ماضی میں بھی جنرل مشرف نے اس قانون میں تبدیلی کی باتیں کی تھیں۔ قارئین کو ۲۰۰۰ء میں جنرل مشرف کا اس قانون کے بارے میں لب ولہجہ بخوبی یاد ہوگا۔ اس وقت جنرل مشرف کے خلاف پوری دینی قیادت ہی نہیں ملک بھر کے عوام اٹھ کھڑے ہوئے۔ حکومت کے خلاف زبردست ہڑتال ہوئی۔ یہ شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات دنیوی کے آخری ایام تھے۔ حضرت شہیدؒ نے حکومت کے

خلاف انتہائی سخت موقف اپنایا تھا۔ ادھر حضرت کو شہید کیا گیا اور ادھر حکومت نے فوری طور پر عوامی مطالبہ مان کر توہین رسالت کے قانون میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کرنے کا اعلان کردیا۔ یہ وہ پہلی پسپائی تھی جو مشرف حکومت کو توہین رسالت کے قانون میں کسی قسم کی تبدیلی یا نظر ثانی کے حوالے سے ہوئی۔

یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ کسی بھی قانون کو ختم کرنے یا اس پر نظر ثانی کے بہانے اسے غیر موثر بنانے کی کوشش کا لازمی نتیجہ ملک میں لاقانونیت کے فروغ کی صورت میں نکلتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ جو قانون ختم کیا جائے گا اس سے متعلق جرم کے ارتکاب کی شرح میں یکدم اضافہ ہوجائے گا۔ ماضی میں ہم دیکھتے ہیں تو ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ ماضی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے تحفظ کے حوالے سے کسی قانون کی عدم موجودگی نے معاشرے میں فساد کا دروازہ کھول دیا تھا۔ توہین رسالت کے واقعات کا ارتکاب روزمرہ کا معمول تھا۔ اگر کوئی باغیرت مسلمان دینی حمیت کے جذبے کے تحت کسی شاتم رسول کو کیفر کردار تک پہنچا دیتا تھا تو انگریز حکومت کے ماتحت کام کرنے والی تمام عدالتیں اسے پھانسی پر چڑھا کر ہی دم لیتی تھیں۔ دوسری طرف شاتم رسول کو ہر قسم کا قانونی تحفظ حاصل تھا۔ ان تمام عوامل کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان میں قرآن وسنت کی روشنی میں توہین رسالت کا قانون رائج کیا گیا۔ چونکہ اس کے تحت دی جانے والی سزائیں قرآن وسنت کے عین مطابق تھیں‘ اس لئے اسلام دشمن قوتوں نے اس کے خلاف ہنگامہ کھڑا کرنا شروع کردیا۔ ۱۹۹۴ء میں بے نظیر دور حکومت میں توہین رسالت کے قانون کے خلاف وزیر قانون اقبال حیدر کی ہرزہ سرائی اور اس کے خلاف علمائے کرام کا شدید ردعمل اب بھی بہتوں کو یاد ہوگا۔ اس وقت بھی بے نظیر حکومت اس قانون میں تبدیلی میں ناکام ثابت ہوئی تھی۔ اس کے بعد بھی مختلف ادوار میں اس قانون میں تبدیلی کی باتیں ہوتی رہیں لیکن عملاً اس قانون کو تبدیل نہ کیا جاسکا۔

ادھر امریکی حکومت کی جانب سے یہ مطالبہ انتہائی شدومد سے وقتاً فوقتاً اٹھایا جاتا رہا ہے کہ اس قانون کو ختم کیا جائے۔ بظاہر اس کی تین وجوہات معلوم ہوتی ہیں: ایک یہ کہ امریکی حکومت یہ چاہتی ہے کہ مسلمانوں کی دینی حمیت کو پارہ پارہ کردیا جائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جن کی ذات سے مسلمانوں کو شدید جذباتی وابستگی ہے‘ آپ کی ذات سے مسلمانوں کو دور کردیا جائے اور آپؐ سے جذباتی وابستگی کو کم کیا جائے‘ جس کے لئے ضروری ہے کہ مسلمانوں کے سامنے توہین رسالت کے واقعات کا ارتکاب وقتاً فوقتاً ہوتا رہے تاکہ مسلمانوں کے دلوں میں غیر شعوری طور پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کم ہوتی رہے۔ امریکا میں توہین رسالت کے بڑھتے ہوئے واقعات اس کی ایک روشن مثال ہیں۔ دوسری وجہ ہمارے نزدیک قادیانی ہیں۔ قادیانیوں نے امریکی حکومت پر یہ زور ڈالا ہوا ہے کہ وہ اپنا اثرورسوخ استعمال کرکے توہین رسالت اور قادیانیوں سے متعلق ترامیم وقوانین کو ختم کرائیں۔ قادیانیوں نے خود بھی توہین رسالت کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ اس میدان میں ان کا مقابلہ صرف مشرکین مکہ یا طائف کے وہ شرپسند ہی کرسکتے ہیں جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر برسائے اور آپ کی توہین وتذلیل میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ قادیانیوں نے اندرون خانہ بھی حکومت پاکستان پر اپنا پورا زور خرچ کرڈالا ہے کہ کسی طرح ان قوانین کو ختم کرادیا جائے لیکن تاحال وہ اپنی ان کوششوں میں ناکام ثابت ہوئے ہیں۔ تیسرا عنصر وہ عیسائی ہیں جو توہین رسالت کو امریکا‘ برطانیہ‘ کینیڈا‘ جرمنی اور دیگر یورپی ممالک کا ویزا تصور کرتے ہیں۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ کئی سال پیشتر انسانی حقوق کمیشن پاکستان کی اس وقت کی عہدیدار عاصمہ جہانگیر نے کس طرح کئی عیسائیوں کو جو توہین رسالت کے مقدمات میں نامزد تھے‘ اس وقت کی حکومت کی ملی بھگت سے بیرون ملک فرار کرادیا تھا۔ اس وقت کے بعد سے اب تک مذکورہ بالا ممالک شاتمان رسولؐ کے لئے پناہ گاہ بنے ہوئے ہیں۔ ان ممالک میں ان ”مذہبی دہشت گردوں“ کو کھلے عام خوش آمدید کہا جاتا ہے اور انہیں ہر ممکن سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ وہاں ان ”شدت پسندوں“ کی حیثیت سرکاری مہمان کی سی ہوتی ہے۔

دوسری طرف مسلمانان پاکستان اس قانون اور اس کے تحت دی جانے والی سزاؤں سے پوری طرح مطمئن ہیں۔ ان کے نزدیک اس قانون نے انصاف کی فراہمی کو یقینی بنایا ہے اور ملزموں کو انصاف کے کٹہرے تک لانے کے ساتھ ساتھ مظلوم کو انصاف مہیا کیا ہے۔ اس قانون کے تحت گوکہ آج تک کسی کو سزائے موت نہیں دی گئی لیکن اس قانون کے خلاف پروپیگنڈا اس طرح کیا جاتا ہے گویا مذکورہ قانون کے تحت پاکستان کے ہر دوسرے مظلوم شہری کو سزائے موت دیدی گئی ہے۔ عوام الناس کے نزدیک اس قانون کے غلط استعمال کی باتیں محض پروپیگنڈا ہیں۔ پاکستان میں بڑے بڑے جرائم کے مرتکبین آزاد پھر رہے ہیں۔ اس کی وجہ اس قانون کا صحیح استعمال نہ ہونا اور صحیح استعمال کی راہ میں بے جا رکاوٹوں کا حائل ہونا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مجرم دندناتے پھر رہے ہیں اور شرفاء اپنے گھروں کے قیدی بن کر رہ گئے ہیں۔

ختم نبوۃ

تمام قوانین کے نفاذ کے طریقہ کار کو اس قدر مشکل اور پیچیدہ بنادیا گیا ہے کہ کسی شریف آدمی کو اس کے ذریعہ انصاف ملنا ناممکنات میں سے ہے۔ہاں مجرم کو ان پیچیدگیوں کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ تمام فوائد ملتے ہیں بلکہ وہ قانون سے بچنے کے لئے بھی قانون ہی کا سہارا لیتا ہے۔اس صورتحال میں یہ کہنا کہ توہین رسالت کے قانون کا غلط استعمال ہورہا ہے قطعاً غلط ہے۔اس لئے اس قانون میں تبدیلی یا اس کے نفاذ کے طریقہ کار میں تبدیلی کا نتیجہ توہین رسالت کے مجرموں کو اپنا جرم عظیم دھرانے کی اجازت دینے کے سوا اور کچھ نہیں۔عوام کا یہی خیال حدود آرڈیننس کے بارے میں ہے کہ اگر اسے خدانخواستہ ناکارہ بنادیا جاتا ہے تو ملک میں جنسی مجرموں کو کھلی چھوٹ مل جائے گی اور زنا کو فروغ ملے گا جس کا لازمی نتیجہ فحاشی وعریانی کے سیلاب کی شکل میں رونما ہوگا اور آفات وبلیات اس پر مستزاد ہوں گی۔یہی وجہ ہے کہ کل مسلم عوام کے علاوہ اقلیتی برادری کی اکثریت بھی ان قوانین کے نفاذ کی خواہاں ہے۔

ہم اس موقع پر یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ توہین رسالت کے قانون اور حدود آرڈیننس کے حوالے سے نظر ثانی اور ترمیم کی تجویز فوراً واپس لی جائے اور حکومت دو ٹوک اعلان کرے کہ نہ تو اسلامی قوانین کو کسی صورت تبدیل کیا جائے گا اور نہ ہی ان پر کسی قسم کی سودے بازی ہوگی۔ملک بھر کی تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں پر بھی یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ اس حساس موضوع کی اہمیت کا احساس کرتے ہوئے متحد اور یک زبان ہوکر حکومت پر دباؤ ڈالیں اور اس سے نظر ثانی کے اس فیصلہ کی منسوخی کا مطالبہ کریں۔یادرکھیں! مضبوط قوانین معاشرے میں پائیدار امن کے ضامن ہیں۔لچکدار قوانین امن وامان کا مسئلہ پیدا کرتے ہیں جبکہ قوانین کی منسوخی لاقانونیت کو جنم دیتی ہے۔لہٰذا ان قوانین کے خلاف ہر منفی رویے کو ترک کرکے مثبت رویہ اپنایا جائے۔

حضرت مفتی زین العابدینؒ کا سانحہ ارتحال

تبلیغی جماعت کے عالمی رہنما' برصغیر کی تحریک آزادی کے رکن' معروف روحانی شخصیت' دارالعلوم فیصل آباد کے مہتمم اور ممتاز عالم دین مفتی زین العابدین ۸۷سال کی عمر میں لاہور میں امراض قلب کے ہسپتال میں انتقال کرگئے۔ان کی نماز جنازہ فیصل آباد میں ادا کی گئی۔حضرت مرحوم جنوری ۱۹۱۷ء کو میانوالی میں پیدا ہوئے۔انہوں نے دینی تعلیم دارالعلوم دیوبند اور دارالعلوم ڈابھیل (بھارت) میں حاصل کی۔مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم سے انہوں نے تحریک آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔حضرت مرحوم نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء اور تحریک نظام مصطفیٰ میں قائدانہ کردار ادا کیا اور قیدوبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔وہ تبلیغی جماعت کے فعال رہنما تھے اور رائے ونڈ کے سالانہ اجتماعات میں ان کی تقاریر مقبول عام تھیں۔اسلام کی حقانیت اور اسلامی تعلیمات کے فروغ کے سلسلے میں انہوں نے دنیا بھر کے مختلف ممالک کے بے شمار اسفار کئے۔مرحوم روحانیت وتصوف میں بلند مرتبہ پر فائز تھے اور سلسلہ چشتیہ صابریہ کی معروف روحانی شخصیت اور شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی کے خلیفہ مجاز تھے۔وہ ۱۹۵۱ء سے فیصل آباد میں مختلف دینی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔مرحوم عرصہ چار سال سے صاحب فراش تھے۔انہوں نے اپنے پسماندگان میں چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد' نائب امیر سید نفیس شاہ الحسینی' ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اکرم طوفانی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا صاحبزادہ عزیز احمد' مفتی محمد جمیل خان سمیت تمام زعماء وکارکنان ختم نبوت نے ممتاز عالم دین مفتی زین العابدین کی وفات کو ایک قومی نقصان قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی رحلت سے قوم ایک عظیم شخصیت سے محروم ہوگئی۔مرحوم علم' سیاست' تبلیغ' تصوف وروحانیت کے شہسوار تھے۔انہوں نے نصف صدی سے زائد عرصے تک دین کی خدمت کی۔ان کی ذات فرد میں انجمن کی حیثیت رکھتی تھی۔انہوں نے وہ کام کیا جو متعدد ادارے مل کر نہیں کرسکتے۔انہوں نے معاشرے کے مختلف طبقات اور مختلف مکاتب فکر کے درمیان بھائی چارے اور اتحاد کی تعلیمات کے فروغ کے سلسلے میں اہم کردار ادا کیا۔علمائے کرام نے مرحوم کے لئے بلندی درجات کی دعا کی اور ان کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے ان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

سیرت و شمائل نبویؐ

مولانا محمود حسن فریدی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا قد میانہ تھا‘ رنگ سفید سرخی مائل تھا‘ سینہ مبارک چوڑا تھا‘ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک باریک لکیر تھی‘ پیشانی مبارک بلند‘ کھلی اور روشن تھی‘ ناک اونچی‘ رخسار نرم‘ بھرے ہوئے تھے۔

دندان مبارک سفید اور چمکدار تھے‘ سر مبارک بڑا تھا اور سر کے بال نرم اور تھوڑے سے خم کھائے ہوئے تھے نہ بہت زیادہ گھونگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ سر اور داڑھی مبارک کے بال بالکل سیاہ تھے‘ صرف چند بال سفید تھے‘ جن کی تعداد بیس سے زیادہ نہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک کے بال گھنے تھے‘ آنکھیں بڑی تھیں اور سفیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی‘ پتلیاں سیاہ تھیں اور بغیر سرمہ لگائے ہوئے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سرمہ لگا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ گردن مبارک مناسب لمبائی لئے ہوئے تھی‘ ہاتھ لمبے تھے‘ ہتھیلی چوڑی‘ بھری ہوئی اور بہت نرم تھی۔ انگلیاں مبارک لمبی اور خوشنما تھیں۔

بغلیں سفید تھیں‘ ان میں بال نہ تھے اور ان سے خوشبو آتی تھی۔ پیٹ اور سینہ مبارک برابر تھا۔ پنڈلیاں گول‘ صاف وشفاف تھیں۔ پاؤں مبارک کی انگلیں قوی اور خوشنما تھیں۔ انگوٹھے کے پاس والی انگلی انگوٹھے سے ذرا لمبی تھی جو خوبصورت معلوم ہوتی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال نہایت متواضعانہ اور باوقار تھی‘ جب چلتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اوپر سے نیچے کی طرف اتر رہے ہیں۔

غرض یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک نہایت معتدل اور خوبصورت تھا۔ خاموشی کے وقت رعب اور جلال برستا تھا اور گویائی کے وقت لطف و لطافت ٹپکتی تھی جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچانک دیکھتا وہ آپ کو پیکر حسن و جمال سمجھتا اور متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا اور جو قریب سے دیکھتا وہ ملاحت محسوس کرتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہایت شیریں ہوتا‘ جب بات کرتے تو ٹھہر ٹھہر کر بولتے اور جس بات کو سمجھانا مقصود ہوتا اس کو تین مرتبہ ارشاد فرماتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ جسم مبارک سے خوشبو آتی تھی۔ بدن اطہر پر کبھی نہ بیٹھی تھی‘ جس جانور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری فرماتے تو جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار رہتے وہ پاخانہ اور پیشاب نہ کرتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن اور کپڑوں میں جوں نہیں پڑتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے سے عطر سے بھی عمدہ خوشبو آتی تھی۔ جس کوچے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم گزرتے اس کی فضا معطر ہو جاتی۔ چنانچہ لوگ راستے کی خوشبو سے اندازہ لگا لیتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس راستے سے تشریف لے گئے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں قضائے حاجت کے لئے بیٹھتے وہاں سے خوشبو آنے لگتی اور زمین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلے کو چھپا لیتی۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات پاک ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب و مسلک بھی یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات پاک ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس مردوں کے برابر طاقت دی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاکیزگی اور صفائی پسند تھی اور میلا کچیلا رہنے کو ناپسند کرتے تھے۔ بالوں کو دھونے‘ کنگھی کرنے اور تیل لگانے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورتی کو دیکھتے ہوئے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں:

واحسن منک لم ترقط عینی
واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرا من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

ترجمہ: ”میری آنکھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔ عورتوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ صاحب جمال نہیں جنا۔ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا ہے۔ گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرضی سے پیدا کئے گئے ہیں۔"

اخلاق:

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا تو اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن کریم ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کی وجہ سے کسی پر ناراض نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی بدلہ لیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سچے تھے اور سب سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ نرم اور محبت کرنے والے تھے۔ انتہائی بردبار اور سب سے زیادہ باحیاء تھے۔ آپ نہایت متواضع تھے۔ آپ غلام کی دعوت کو قبول فرما لیتے تھے، مخلوق خدا پر سب سے زیادہ شفیق تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش طبعی بھی فرماتے تھے، لیکن سچی بات کے سوا نہیں فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اونٹ پر سوار کرادیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تجھ کو اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! بچہ میرا وزن نہیں اٹھاسکے گا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹ اونٹنی کا بچہ تو ہے۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ بھی ہے کہ ایک مرتبہ ایک بوڑھی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے جنت میں داخل فرمادے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بڑھیا جنت میں داخل نہیں ہوگی۔ یہ سن کر وہ بڑھیا رونے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت بھی بڑھاپے کی حالت میں جنت میں داخل نہیں ہوگی بلکہ جوانی کی حالت میں جنت میں داخل ہوگی۔

☆☆..........☆☆

توجہ فرمائیں

فتنہ قادیانیت اور دیگر باطل فتنوں سے باخبر رہنے کے لئے ہفت روزہ "ختم نبوت" کا مطالعہ کیجئے۔ اس کے خریدار بنیئے اور دیگر دوست واحباب کو بھی اس طرف توجہ دلائیں۔ ہفت روزہ "ختم نبوت" میں اشتہار دے کر جہاں آپ اپنی تجارت کو فروغ دیں گے وہاں آپ اس کار خیر میں شریک ہوکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دیرینہ محبت وتعلق کی بناء پر قیامت کے دن شفاعت کے حق دار بھی بنیں گے۔

مساجد کے لئے
خاص رعایت

جبار کارپٹس

ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

پتہ:
این آر ایونیو' نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری' ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

رحمت دو عالم نبی آخر الزماں ﷺ

رحمت دو عالم، صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد وولادت سے قبل دنیا میں اخلاق، محاسن، شرم وحیا، رحمت وراحت کا وجود نہ رہا تھا، یہ سب گویا جمود کی قبر میں دفن ہو چکے تھے۔ کفر والحاد اور توہمات کا سیلاب چہار سو تھا۔ زندیقیت کے بگولے کائنات کو لحہ بہ لحہ جہنم بنا رہے تھے۔ عزت وعظمت، انسانیت، عدل وانصاف، شرافت وفراست وجود کائنات سے مفقود ہو کر حرف غلط کی طرح معاشرہ آدمیت سے محو ہو چکی تھی۔ معصیت وجہالت کا ہر طرف دور دورہ تھا اور یہی فخر وعظمت کا معیار تھا۔ اولاد آدم میں عقیدۂ توحید کا کوئی تصور نہ تھا۔ اختراعی معبودوں کی پرستش ہو رہی تھی۔ لات ومنات، ہبل وعزیٰ کو حق معبودیت دے کر وقار انسانی کی تذلیل کی جا رہی تھی۔ بنی آدم میں متلاشیان حق کے لئے رہنمائے حق، ہادی ومصلح عنقاء تھا۔ شیطانی درندگی اپنی شیطنت کی پوری قہر ناکی، دہشت وغارتگری کے بل پر معصیت کے شعلے بھڑکائے آسمان ظلمت کے عروج کو پہنچ چکی تھی۔ نسل انسانی سامراجی اور استبدادی قوتوں کے ہاتھوں ظلم وجبر کی چکی میں پس کر مقہور محض بن چکی تھی۔ بنت حوا زندہ درگور ہو رہی تھی۔ صنف نازک تمام عظمتوں سے گر کر تذلیل وتنقیص کے گہرے کنوئیں میں دھکیل دی گئی تھی اور صرف اور صرف خواہشات نفسانی اور ہوس شیطانی کا نشانہ بنی ہوئی تھی۔ بندگان خدا کی اصناف اصنام کے آگے جھکنے کے لئے وقف ہو چکی تھی۔ الغرض ہر طرف فسق وفجور اور خواہش ومعاصی کی حکومت تھی۔

الحاصل انہی ستم رسیدہ افراد نے رحمت ایزدی کو یا حوا اور بنت نے بے جرم اور بے قصور زندہ درگوری پر رحمت خداوندی کو پکارا۔ کعبۃ اللہ کے درودیوار نے اپنی عظمت کا واسطہ دے کر رب کائنات کی وحدانیت کو پکارا کہ اس ہستی موعود کے وجود بابرکت ومسعود، دعائے خلیلؑ نوید مسیحؑ کی آمد کی بابرکت ساعت اور لحہ کب آئے گا جو ہمارے

ابو معاویہ طیب فاروقی

دکھوں، زخموں اور الموں کا تریاق اور تیرے گھر کی آبادی کا معمار حقیقی ہے، جس کی امارت وقیادت، نبوت ورسالت اور ختم نبوت کو تسلیم کرنے کے لئے ازل کی حسین ساعتوں میں تمام انبیاء اور رسولوں کی مقدس ارواح مبارکہ سے وعدے لئے گئے تھے، جس کے محامد اور محاسن کے تمام انبیاء رطب اللسان رہے اور کتب سماویہ اور صحائف مقدسہ ان کے تذکرے سے مزین ہوئے۔ چنانچہ مظلوموں کے ماوا، بے سہاروں کے سہارا، عرب وعجم کے والی، سیاہ وسفید، شہری ودیہاتی، عربی وعجمی، آقا وغلام کا فرق وامتیاز ختم کر کے تقویٰ کو معیار فضیلت قرار دینے والے آمنہ کے لال، دریتیم، سید الاولین والآخرین، امام الانبیاء والمرسلین، فخر موجودات، صاحب لولاک، راحت العاشقین، مراد المشتاقین، خاتم المرسلین، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ، شافع روز جزاء صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا وقت آ پہنچا تو دائرہ کائنات سے ظلم وجبر محو ہوئے۔ آپ نے عدل وانصاف کا پیغامبر بن کر پوری کائنات کو اپنا کردار واخلاق، سیرت وصورت بہترین مشعل راہ بنا کر پیش کیا کہ امراء آپ کو خطہ عرب کے خزانوں کا مالک ہونے کی حیثیت سے دیکھ کر بہتر انداز زندگی اپنا سکتے ہیں، غرباء صبر کا سلیقہ غزوۂ خندق میں محمدؐ کے پیٹ پر بندھے دو پتھر دیکھ کر سیکھ سکتے ہیں، راہ خدا میں مشقتیں اٹھانے والے محمد عربی کو شعب ابی طالب میں محصور دیکھ کر استقامت کا درس لیں، فاتحین بدر وحنین اور مکہ کی زندگی کا مشاہدہ کر کے اپنا طرز زندگی استوار کر سکتے ہیں۔

آپ کی سیرت قدسیہ زندگی کے ہر پہلو پر محیط ہے۔ آپ کا ہر قول وفعل رحمت خداوندی کا آئینہ دار ہے:

"وما ارسلناک الا رحمة للعالمین"

ترجمہ: "آپؐ تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں۔"

صورت اور سیرت کے لحاظ سے قرآن ناطق اور افعال وکردار کے لحاظ سے فرمودات الٰہیہ کا

ختم نبوۃ

آئینہ ہیں۔ رحمت دو عالمؐ کی ولادت مبارکہ کا مقصد حقیقی یہی ہے:

''لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ۔''

ترجمہ: ''البتہ تحقیق تمہارے لئے اللہ کے رسول میں اچھا نمونہ ہے۔''

اور دوسری جگہ ارشاد ہے:

''وما اتاکم الرسول فخذوہ' وما نہاکم عنہ فانتہوا۔''

ترجمہ: ''اور جو تم کو دیں رسول پس وہ لے لو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔''

اس لئے کہ دنیا میں نبوت کا سب سے بڑا کام تکمیل اخلاق ہے۔ آپ رحمت دو عالمؐ دنیائے انسانیت کے محسن اعظمؐ' غلاموں کے مولا' مسکینوں کے والی' صاحب اخلاق و کردار' جن کی شان: ''انک لعلیٰ خلق عظیم'' جن کا اعلان: ''انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق'' کہ مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا ہوں' ہمیں سوچنا چاہئے کہ ہمارے اندر اخلاق نبویؐ کیوں نہیں ہیں؟ صرف جشن میلاد ہے' مقصد میلاد نہیں' اگر اخلاق نبویؐ کا عکس ہمارے اندر نہیں تو پھر ہمارا چند ٹکے خرچ کر کے بزعم خویش محبت کا دم بھرنا' صرف اور صرف ابولہب اور اس کی پارٹی کا طریقہ ٹھہرے گا۔ ہمارا اہل سنت والجماعت کا عقیدہ و ایمان ہی نہیں بلکہ بنیاد ایمان ہے کہ جشن میلاد مصطفیٰؐ کی خوشیاں برحق' ان ساعتوں کی مسرت آفرینی درست' تحدیث نعمت کے نام پر جلسوں اور پروقار محافل کا اہتمام ماشاء اللہ' ذکر محبوب کبریاؐ کی کثرت سبحان اللہ' عشق اور محبت کا اظہار صد قے صدقے' عقیدت و احترام کے غیر معمولی مظاہرے کیا ہی خوب' ارادت کے نام پر اشکوں کی برسات الحمد للہ' ایمان اور یقین کی کہکشاں کی ضوباریاں عین شکر نعمت' مجالس درود و سلام سعادت ہی سعادت' مگر ایک سوال ابھرتا ہے کہ کیا یہ سب کچھ صرف اور صرف ایک دن کے لئے اور وہ بھی اپنے من انداز سے درست ہے؟ تحدیث نعمت کے لئے ایک لمحہ کی توفیق بھی نصیب ہو جائے تو غنیمت ہے' لیکن اصل مسئلہ تو اتباع سیرت مصطفیٰؐ ہے جو کہ ذرہ ذرہ پر جلوہ کاری دکھا رہی ہے۔ ایک دن کی عقیدت و محبت کا نظارہ کرنا اور بعد میں اتباع نبویؐ کو ترک کر دینا بجز اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے اور کچھ نہیں۔

رحمت دو عالمؐ کی ولادت' تشریف آوری' بزم انسانیت کو نئی تابندگی بخشنے کا باعث بن گئی اور یقیناً آپؐ کے فیضان تربیت کا کرشمہ تھا کہ بت گر اور بت پرست خدائے واحد کے پرستار بن گئے' ظلم و تشدد کے خوگر امن و محبت کے علمبردار بن گئے اور طاغوتی طاقتیں پارہ پارہ ہو گئیں۔ یہ سب کچھ اس رحمت دو عالم محسن کائنات رحمت اللعالمینؐ کی عظمت صورت اور جمال سیرت ہی کی جلوہ گری تھی کہ انسانیت کو ذلتوں سے نکال کر ہمیشہ کے لئے ارتقاء اور عروج سے سرفراز فرمایا حتیٰ کہ غیروں کو بھی اس کا اقرار کرنا پڑا۔ شاعر ہری چند کہتا ہے:

کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحراء کر دیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا در یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا
آدمیت کا غرض ساماں مہیا کر دیا
اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

☆☆..........☆☆

بقیہ: پس پردہ

بروئے کار لانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی مصلحت نے ایک قوم (مرزائی) کو منتخب کیا ہے اور اسے پاک و صاف کرنے کے لئے دوزخ میں ڈال دیا ہے' جو ہر شخص کی حالت کے مطابق نمودار ہو رہی ہے لیکن ہے وہی دوزخ۔''

(پیغام صلح ۱۰/نومبر ۱۹۴۸ء)

''سچی بات یہ ہے کہ انگریزی حکومت نظم و نسق اور غریبوں کی دادرسی کے لحاظ سے موجودہ حکومت سے ہزار درجہ بہتر تھی۔''

(پیغام صلح ۲۳/نومبر ۱۹۴۹ء)

(۴) مرزائیوں سے صرف ایک سوال ہے کہ آج تک مسلمانوں کی طرف سے جتنی عبارتیں مرزا قادیانی' بشیر الدین محمود اور دوسرے قادیانیوں کی کتابوں' رسالوں سے پیش کی جاتی ہیں یا اس مضمون میں جو حوالے دیئے گئے ہیں' یہ غلط ہیں یا درست؟ اگر غلط ہیں تو اعلان کر دیں اور درست ہیں تو پھر کس منہ سے کہا جاتا ہے کہ ہم تو اتحاد کے حامی ہیں؟ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اہل بیت کے خادم ہیں؟

اخیر میں مسلمان بھائیوں سے التماس ہے کہ وہ مرزائیوں سے صرف یہی ایک سوال کریں کہ کیا ان کی کتابوں میں وہ حوالے موجود نہیں جو ان کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں؟

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک و ملت کو داخلی اور خارجی تمام فتنوں سے محفوظ رکھے اور جو ہاتھ اس کی سالمیت اور بقا کے لئے خطرناک ہیں وہ اللہ کرے شل ہو جائے۔

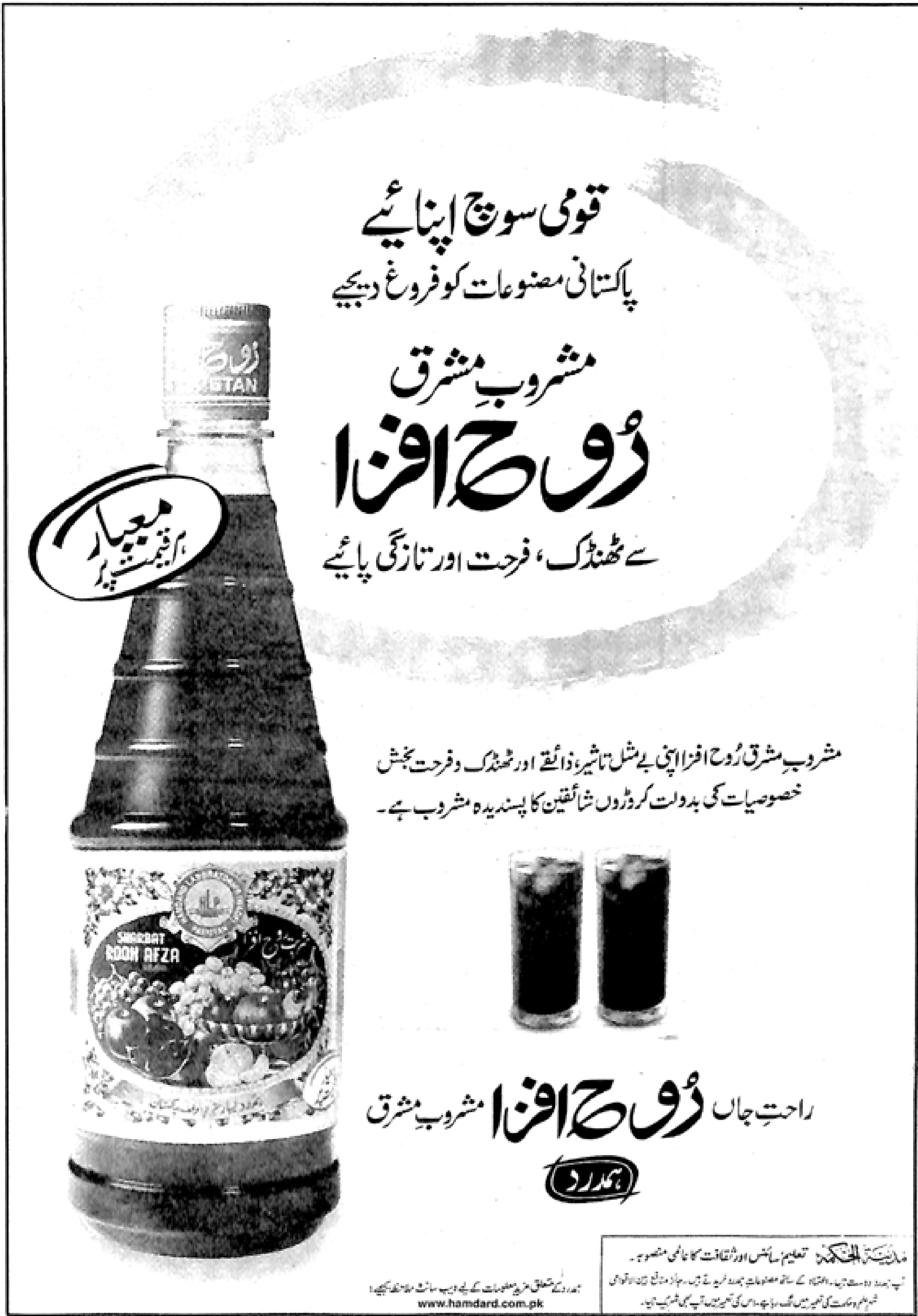
قومی سوچ اپنائیے
پاکستانی مصنوعات کو فروغ دیجیے
مشروبِ مشرق
رُوح افزا
سے ٹھنڈک، فرحت اور تازگی پائیے
ہر قیمت پر معیار
SHARBAT ROOH AFZA
مشروبِ مشرق رُوح افزا اپنی بے مثل تاثیر، ذائقے اور ٹھنڈک و فرحت بخش خصوصیات کی بدولت کروڑوں شائقین کا پسندیدہ مشروب ہے۔
راحتِ جاں رُوح افزا مشروبِ مشرق
ہمدرد
مدینۃ الحکمۃ تعلیم سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔
www.hamdard.com.pk
Adarts-HRA-4/2003

ختم نبوۃ

معجزات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا مفتی شبیر احمد قاسمی

''وہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کی روشنی کو بجھا دیں محض اپنے منہ کی پھونکوں کے ذریعہ سے' حالانکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی روشنی کو مکمل کرنے والا ہے' اگرچہ منکر کافروں کو ناگواری ہوتی ہو' وہ وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کی روشنی اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو باقی تمام ادیان پر غالب کردے' اگرچہ شرک کرنے والوں کو ناگواری ہو۔'' (سورۂ صف)

توحید خالص اور اسلام کا آفتاب جب چمک اٹھا تو مشرکانہ دعویٰ اور بے مغز باتیں بنا کر اور فضول بحث کرکے نورِ حق کو مدہم کرنے کی کوشش کہاں سے فروغ پاسکتی ہے' یہ ایسے ہی ہے کہ کوئی بے وقوف اپنے منہ سے پھونکیں مار کر چاند یا سورج کی روشنی کو بجھانا اور ماند کرنا چاہے' یاد رکھو! خواہ وہ کتنے ہی جلتے رہیں۔ جل بھن کر خاک ہوسکتے ہیں' مگر خدا نور اسلام کو پوری طرح پھیلا کر رہے گا' کوئی اسے مٹا نہیں سکتا' اسلام کا غلبہ باقی ادیان پر معقولیت اور حجت کے اعتبار سے ہر زمانہ میں بحمداللہ نمایاں رہا ہے۔ باقی حکومت اور سلطنت کے اعتبار سے اس وقت غلبہ حاصل ہوا ہے اور ہوگا جب مسلمان اصول اسلام کے پوری طرح پابند ایمان وتقویٰ کی راہوں میں مضبوط اور جہاد فی سبیل اللہ میں ثابت قدم تھے یا آئندہ ہوں گے۔ جب مسلمانوں کے اعمال' کردار اور تہذیب اصول اسلام پر مضبوطی سے قائم نہ رہے تو حکومت وسلطنت کے اعتبار سے دنیا کے اندر اغیار پر نمایاں غلبہ حاصل ہونا مشکل ہے۔ آج دنیا یہی دیکھ رہی ہے کہ یہود ونصاریٰ اور امریکہ وبرطانیہ کے سامنے دسیوں مسلم حکومتیں سرتسلیم خم کرکے منہ چھپائے بیٹھ جاتی ہیں' اس لئے کہ ان مسلم حکومتوں کو اصول اسلام اور ایمان وتقویٰ کی پابندی سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے' ورنہ پیغمبر اسلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو بشارتیں اور معجزات عطا فرمائے ہیں وہ آفتاب وماہتاب سے بھی زیادہ روشن ہیں اور آپ کا ایک معجزہ دنیا کی بڑی سے بڑی سپر پاور طاقتوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی دلیل پیش کرتا ہے۔ امریکہ چاند پر جاسکتا ہے لیکن چاند کو دو ٹکڑے کرکے نہیں دکھا سکتا۔ یہ وہ معجزہ ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے پیغمبر انسانیت کو عطا فرمایا ہے۔ آپ کا ایک ایک معجزہ دیکھ کر بڑے سے بڑے دشمن اور بڑے سے بڑے گمراہ لوگوں کی کایا پلٹ جاتی تھی۔ بطور مثال یہاں پر پیغمبر ثقلین کے چند معجزات پیش کئے جاتے ہیں' شاید ان سے کسی کو فائدہ ہوجائے۔

چاند کا دو ٹکڑے ہونا:

ہجرت سے تقریباً پانچ سال قبل سرداران قریش کی ایک جماعت جس میں ولید بن مغیرہ' ابوجہل بن ہشام' عاص بن وائل' عاص بن ہشام' اسود بن عبد یغوث' اسود بن مطلب' زمعہ بن الاسود' نظر ابن الحارث وغیرہ بڑے بڑے لیڈران شامل تھے' نے حضرت خاتم الانبیاء' پیغمبر ثقلین' سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آکر بڑے اتراتے ہوئے کہا کہ آج چودھویں رات کی چاندنی رات ہے' اگر آپ پیغمبر برحق اور سچے رسول ہیں تو ہمارے سامنے چاند کے دو ٹکڑے کرکے دکھا دیں۔ آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر چاند کے دو ٹکڑے ہوجائیں تو تم ایمان لے آؤ گے؟ تو انہوں نے کہا: ہم ایمان لے آئیں گے۔ تو آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ سے دعا فرما کر چاند کی طرف اشارہ فرمایا تو چاند کے دو ٹکڑے ہوکر ایک ٹکڑا کوہ صفا اور جبل ابوقبیس کی طرف چلا گیا اور دوسرا ٹکڑا کوہ مروہ اور جبل قعان کی طرف چلا گیا' وادی مکہ کے تمام لوگ اس منظر کو دیکھ کر حیرت زدہ ہوگئے۔ مگر جن لوگوں کو بحث ومباحثہ اور بے حقیقت بات کرنی ہوتی ہے وہ کہاں سے مانتے' انہوں نے اپنی بات پلٹ کر یوں کہنا شروع کردیا کہ محمد نے جادو دکھایا ہے (نعوذ باللہ)' مگر کچھ لوگوں نے یہ کہا کہ اگر جادو ہے تو صرف حدود مکہ تک محدود رہے گا اور اگر جادو نہیں بلکہ حقیقت ہے تو پوری دنیا کے لوگوں کو اس منظر کو دیکھنے سے واسطہ پڑے گا' اس لئے انتظار کرو کہ باہر سے آنے جانے والے مسافروں سے معلوم کیا جائے کہ انہوں نے یہ منظر دیکھا تھا یا نہیں؟ فتح الباری میں یہ

بات بھی ہے کہ قریش نے دور دراز کے قبائل میں ایک وفد تصدیق کے لئے بھیجا تھا' چنانچہ ہر طرف سے اس کی تصدیق آئی کہ چاند دو ٹکڑے ہو کر ایک ٹکڑا اس کنارے پر اور دوسرا ٹکڑا دوسرے کنارے پر چلا گیا۔ جب تواتر اور تسلسل کے ساتھ ہر طرف سے لوگوں نے یہ خبریں دیں' تو کافی تعداد میں لوگوں نے قبول اسلام کا شرف حاصل کرلیا' مگر جن کے دلوں کے اندر ایمان کا نور قبول کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے وہ کہاں سے قبول کرتے؟ وہ اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہے۔ یہ پیغمبر اسلام کا ایک ایسا معجزہ ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے سائنس دان بغیر پائلٹ کے دنیا کے ذرہ ذرہ کا پتہ کرنے کے لئے ہوائی جہاز تیار کر سکتے ہیں لیکن چاند کیسے دو ٹکڑے ہو سکتا ہے؟ اس کو سمجھنے کے لئے ان کو ہتھیار ڈالنے ہوں گے۔ اس لئے کہ یہ پیغمبر انسانیت کا ایک ایسا معجزہ ہے' جس میں خدا کی طاقت شامل ہے۔ اس کی تفصیلی بحث البدایہ والنہایہ اور فتح الباری کے ذیل میں دیکھی جا سکتی ہے۔ چونکہ اس موضوع میں بے شمار احادیث شریفہ وارد ہوئی ہیں جن کا نقل کرنا تفصیل طلب ہے' اس لئے مختصر طور پر ایک دو حدیث نقل کر دیتے ہیں' حدیث شریف ملاحظہ فرمائیے:

''حضرت جبیر بن مطعمؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا حتیٰ کہ اس میں سے ایک ٹکڑا ادھر کے پہاڑ کی طرف چلا اور دوسرا ٹکڑا ادھر کے پہاڑ کی طرف' تو اس پر لوگوں نے کہا کہ محمد نے ہم کو جادو میں مبتلا کر دیا ہے (نعوذ باللہ)' پھر لوگوں نے کہا: اگر ہم پر جادو کیا ہے کہ اس بات کی طاقت نہیں رکھ سکتا کہ دنیا کے تمام لوگوں پر جادو کر سکے۔ (لہٰذا باہر کے لوگوں سے معلوم کیا جائے)۔'' (ترمذی' مسند احمد)

ایک حدیث شریف اس سے بھی زیادہ وضاحت کے ساتھ مروی ہے' جس میں ہر طرف سے سفر کر کے آنے جانے والے لوگوں سے بھی معلوم کیا گیا ہے۔ حدیث شریف ملاحظہ فرمائیے:

''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں چاند پھٹ گیا' یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر ادھر ادھر ہو گیا' پھر کفار قریش نے اہل مکہ سے کہا: یہ ایک جادو ہے جو تم پر ابن ابی کبشہ نے کیا ہے' تم آنے جانے والے مسافروں سے معلوم کرو' اگر انہوں نے بھی ایسا ہی دیکھا ہے جیسا تم نے دیکھا تو یقیناً وہ سچا ہے' اور اگر انہوں نے ایسا نہیں دیکھا جیسا تم نے دیکھا تو وہ جادو ہے جو اس نے تم پر کیا ہے۔'' (البدایہ والنہایہ)

درخت کا زمین پھاڑتے ہوئے آ کر شہادت دینا:

ایک حدیث پاک' حدیث کی متعدد کتابوں میں صحیح سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ حضرت سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے۔ اثنائے سفر ایک دیہاتی آپؐ کے سامنے سے گزرا' آپؐ نے اس کو اپنے پاس بلا کر فرمایا کہ تم کہاں جانا چاہتے ہو؟ اس دیہاتی نے کہا کہ میں اپنے گھر جا رہا ہوں' تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم اپنے گھر جا رہے ہو تو ہمارے پاس سے ایک خیر کی بات لے کر جاؤ' تو اس دیہاتی نے کہا کہ وہ کون سی خیر کی بات ہے جو آپ پیش کرنا چاہتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ شہادت کے یہ الفاظ سنا دیئے:

''تشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمداً عبده ورسوله.''

ترجمہ: ''تم اس بات کی شہادت دے دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' وہ تنہا ہے کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے' اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

اس پر اس دیہاتی نے کہا کہ اس کی سچائی پر کون گواہی دے گا؟ وہاں سے کچھ دوری پر وادی کے کنارے ایک درخت تھا۔ آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ درخت شہادت دے گا' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخت کو اپنے پاس بلایا تو اس درخت نے زمین پھاڑتے ہوئے حضرت خاتم الانبیاءؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر اس کلمہ شریفہ کی تین مرتبہ شہادت دی' اس کے بعد وہ درخت جیسے آیا تھا ویسے ہی اپنی جگہ واپس پہنچ گیا' حضرت خاتم الانبیاءؐ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ جب اس دیہاتی نے دیکھا تو بے ساختہ پکار اٹھا کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں' میں آپ پر ایمان لے آیا ہوں' میں یہاں سے جا کر اپنے قبیلہ کے سامنے یہ کلمہ پیش کروں گا' اگر وہ لوگ اس کو قبول کریں گے تو میں ان کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا اور اگر وہ لوگ قبول نہیں کریں گے تو میں اپنے قبیلہ کو چھوڑ کر اکیلے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ہی کے ساتھ رہوں گا۔

یہ حضرت سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حیرت انگیز معجزہ ہے کہ درخت کا زمین پھاڑتے ہوئے آ جانا پھر واپس چلا جانا انسانی عقل کو ایسی حیرت میں ڈالنے والا ہے کہ بڑے بڑے سائنس داں اور ایٹمی دماغ والے ایسے معجزہ کے سمجھنے سے قاصر ہیں' اس لئے کہ معجزہ کا تعلق خدائی طاقت سے ہے' انسانی عقل سے

نہیں' ایک ایک معجزہ دیکھ کر پورے پورے قبیلے اور علاقے نور ایمانی کی دولت سے سرفراز ہوچکے ہیں۔ حدیث شریف ملاحظہ فرمایئے:

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے' اسی اثناء میں ایک دیہاتی آیا' جب وہ قریب ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ تو اس نے کہا میں اپنے گھر جارہا ہوں' تو آپ نے فرمایا کیا تم اپنے لئے ایک خیر کی بات لے کر جاسکتے ہو؟ اس نے کہا کہ وہ خیر کی بات کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم اس بات کی شہادت دے دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' وہ تنہا ہے' اس کا کوئی ہمسر نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے سچے رسول ہیں' دیہاتی نے کہا کہ آپ کی اس بات پر کون شہادت دے گا؟ آپ نے فرمایا کہ سامنے جو درخت نظر آرہا ہے' یہی شہادت دے گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کو اپنے پاس بلایا' حالانکہ وہ درخت زمین وادی کے کنارے پر تھا' تو وہ درخت زمین کو پھاڑتا ہوا آپ کے سامنے آکر کھڑا ہوگیا' پھر تین مرتبہ مذکورہ کلمہ کی اسی طرح شہادت دی' جس طرح آپ نے فرمایا تھا' پھر وہ درخت اپنی جگہ لوٹ گیا' تو دیہاتی یہ کہتا ہوا اپنی قوم کی طرف لوٹا کہ اگر قوم نے میری اتباع کی تو میں سب کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوجاؤں گا' ورنہ میں تنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آؤں گا' پھر آپ ہی کے پاس رہوں گا۔''

(المعجم الکبیر' مسند ابویعلیٰ موصلی' مجمع الزوائد)

ایک بدترین نصرانی کی لاش کو قبر نے نکال پھینکا:

بخاری شریف میں ایک عجیب وغریب شریف مروی ہے کہ ایک نصرانی نے اسلام قبول کرلیا' اس کے بعد اس نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران بھی یاد کرلی تھی' وہ شخص لکھنا جانتا تھا' اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ سے کچھ چیزیں لکھوائی بھی تھیں' پھر وہ کمبخت مرتد ہوکر دوبارہ نصرانی بن گیا' اور لوگوں میں یہ چرچا کرنے لگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہی جانتے ہیں جو میں نے لکھ کر پیش کردیا ہے' پھر اس مردود کی موت واقع ہوگئی تو اس کے لوگوں نے اسے دفن کردیا' رات گزرنے کے بعد جب صبح ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ زمین نے اس کو قبر سے نکال کر باہر پھینک دیا ہے' اس کی لاش دھوپ میں پڑی ہوئی ہے' تو نصرانی لوگ یہ کہنے لگے کہ شاید یہ محمد کے ساتھیوں کی سازش ہے کہ انہوں نے اس کو قبر سے نکال کر باہر پھینک دیا ہوگا' تو اسے لے جاکر دوبارہ کافی گہری قبر کھود کر دفن کردیا' پھر زمین نے اسے اپنے اندر قبول نہیں کیا' بلکہ زمین نے پھٹ کر اس کو باہر پھینک دیا' پھر لوگوں نے اسے تیسری مرتبہ اتنی گہری قبر کھود کر دفن کیا جہاں تک گہری قبر کھودنا ممکن تھا' پھر دیکھا کہ زمین نے اسے پھر اگل کر باہر پھینک دیا' اب تمام نصرانی لوگوں کو بھی یقین ہوگیا کہ یہ کسی انسان کا کام نہیں ہے' یہ تو قدرت کا کام ہے کہ زمین اسے قبول نہیں کررہی ہے' اب انسان کی طاقت سے باہر ہے کہ اسے کہاں دفن کیا جائے؟ آخر مجبور ہوکر لوگوں نے اسے کتوں کی لاش کی طرح دور لے جاکر پھینک دیا' وہ درندوں اور پرندوں کی خوراک بنا اور مرنے کے بعد بھی اس کو ذلت اٹھانی پڑی۔

یہ پیغمبر اسلام سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کی سزا ہے کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے انوارات کا مذاق اڑایا تھا' اس لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسے دنیا کے اندر ہی ذلت وخواری سے ہمکنار کیا ہے' نیز یہ پیغمبر اسلام سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ ہے' جس کو دیکھ کر بہت سوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ حدیث شریف ملاحظہ فرمایئے:

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نصرانی آدمی نے اسلام قبول کیا اور اس نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران بھی یاد کرلی' پھر وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کچھ لکھا کرتا تھا' پھر وہ مردود مرتد ہوکر دوبارہ نصرانی بن گیا' اپنے لوگوں میں یہ چرچا کرتا تھا کہ محمد کچھ نہیں جانتے صرف وہی جانتے ہیں جو میں نے ان کو لکھ کردیا ہے' پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے موت دے دی' تو اس کے لوگوں نے اس کو دفن کیا' پھر اس حال میں صبح ہوئی کہ یقیناً زمین نے اس کو باہر نکال کر پھینک دیا' تو اس کے لوگوں نے کہا کہ یہ محمد اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے' اس لئے کہ یہ ان کے یہاں سے بھاگ کر آیا ہے' جس سے انہوں ہماری لاش کو قبر سے نکال کر پھینک دیا ہے' پھر ان لوگوں نے اس کے لئے کافی گہری قبر کھودی' اتنی گہری قبر کھودی جتنا کہ ان کی طاقت میں تھا' اس کے بعد پھر اس حالت میں صبح ہوئی کہ زمین نے اسے قبر سے نکال کر پھینک دیا' تو اس کے لوگوں نے پھر یہی کہا کہ یہ محمد اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے' ان کے یہاں سے بھاگ کر آنے کی وجہ سے ہماری آدمی

ختم نبوۃ

کو قبر سے نکال کر باہر ڈال دیا ہے' پھر انہوں نے تیسری مرتبہ ایسی گہری قبر کھودی جہاں تک ان کو قدرت تھی' پھر اس حال میں صبح ہوئی کہ زمین نے اسے قبر سے باہر نکال کر ڈال رکھا تھا تو ان کو یقین ہوگیا کہ یہ کسی انسان کا کام نہیں ہے' پھر اسے مردہ جانوروں کی طرح کوڑی پر لے جاکر پھینک دیا۔'' (بخاری)

معراج کی صبح کو حطیم کعبہ میں کھڑے ہوکر بیت المقدس کی خبر دینا:

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم معراج شریف سے واپس تشریف لائے اور لوگوں کو اس کی اطلاع دی تو قریش کے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا' پھر قریش کے شاطر قسم کے لوگوں میں سے کسی نے یہ سوال کیا کہ اگر آپ بیت المقدس سے ہوکر معراج پر چلے گئے ہیں تو بتایئے کہ بیت المقدس میں کتنے ستون ہیں' اس میں کیا کیا چیزیں ہیں؟ جس کے جی میں جو آیا سوال کر بیٹھا تو آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام حطیم کعبہ میں تشریف فرما ہوگئے' آپ خود بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرے لئے بیت المقدس کو اس طرح سامنے کردیا تھا کہ میں نے ایک ایک چیز کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر لوگوں کو بتایا' مکہ مکرمہ سے بیت المقدس کئی ہزار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے' مگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے معجزات کا شرف عطا فرمایا کہ آپ نے اتنی دوری کی چیز کو اپنی آنکھوں سے دیکھ دیکھ کر بیان فرمایا اور اس زمانہ میں آج کل کی طرح ایسے ذرائع کا تصور بھی نہیں تھا کہ انسان اتنی دور کی خبر ہاتھوں ہاتھ بتا سکے' یہ ایک ایسا معجزہ تھا کہ انسانی عقل حیران رہ گئی' اس معجزہ کو دیکھ کر بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کرلیا۔ حدیث شریف ملاحظہ فرمایئے:

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرمارہے تھے کہ جب قریش نے مجھ کو جھٹلایا تو میں حطیم کعبہ میں جاکر کھڑا ہوگیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرے لئے بیت المقدس کو ایسا منکشف اور ایسا روشن کردیا کہ میں ان لوگوں کو بیت المقدس کے ایک ایک نشانات گن گن کر بتلانے لگا' اس حال میں کہ ان چیزوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔'' (بخاری' ترمذی)

مبارک انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری ہونا:

جزیرۃ العرب کی زمین سنگریلی اور ریتیلی ہے اور خشک علاقہ ہے' کئی کئی سو کلومیٹر کی مسافت تک پانی کا نام ونشان نہیں' اگر کہیں تالاب اور جھیل کی شکل ہے اور بارش کا پانی اس میں جمع ہوجاتا ہے تو اس کے کنارے پر پانی کی وجہ سے لوگ آباد ہوجاتے تھے' اس لئے جب دور دراز کا سفر کرنا پڑتا تھا تو ساتھ میں پینے کا پانی ضرور رکھا جاتا تھا' لیکن جو پانی ساتھ میں لیا جاتا ہے وہ پورے سفر میں کافی نہیں ہوسکتا تھا' اس پانی کے ختم ہوجانے کے بعد دوبارہ کہیں سے پانی کا حاصل ہونا ناممکن تھا' اس لئے ایسے بے شمار واقعات پیش آچکے ہیں کہ آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مقدس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت دور دراز کا سفر کررہی ہے اور پانی ختم ہوچکا' ایسے موقع پر اگر کسی کے پاس چند قطرہ پانی بھی ہوتا تو اسے کسی برتن میں رکھ دیا جاتا' پھر اس میں پیغمبر اسلام جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مبارک انگلیاں رکھ دیتے تھے۔ پھر اس میں سے چشمہ اور فوارہ کی طرح پانی ابلنے لگتا تھا اور ہزاروں لوگ اپنی ضروریات پوری کرتے تھے' یہ منظر دیکھ کر انسانی عقل حیران ہوجاتی تھی۔ یہ حضرت پیغمبر اسلام سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزہ کے انوارات ہیں جو مقدس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو نصیب ہوئے ہیں' اس سلسلے میں بے شمار حدیثیں وارد ہوئی ہیں' ہم صرف دو حدیثیں یہاں پیش کردیتے ہیں' شاید کسی کو فائدہ پہنچ جائے۔

تین سو افراد کا سیراب ہونا:

ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے مقام زوراء میں ایک برتن میں معمولی پانی لایا گیا' اس میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مبارک انگلیوں کو رکھ دیا تو انگلیوں کے درمیان سے چشمہ اور فوارہ کی طرح پانی نکلنے لگا' تین سو افراد نے سیرابی حاصل کی۔ حدیث شریف ملاحظہ فرمایئے:

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن لایا گیا اور اس وقت آپ مقام زوراء میں تشریف فرما تھے' اس برتن میں آپ نے اپنا دست مبارک رکھ دیا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے فوارہ کی طرح پانی ابلنے لگا' تمام لوگوں نے اس سے وضو فرمایا' امام قتادہ فرماتے ہیں کہ میں نے انسؓ سے پوچھا کہ آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو حضرت انسؓ نے فرمایا کہ تین سو کی تعداد تھی۔'' (بخاری ومسلم)

پندرہ سو افراد کا سیراب ہونا:

حدیبیہ کے موقع پر پانی بالکل ختم ہوچکا تھا' صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے برتن میں تھوڑا سا پانی تھا' لوگوں نے آپ سے گزارش کی کہ اتنا بڑا قافلہ ہے' ان میں سے کسی کے پاس پانی نہیں ہے' پورے قافلہ

میں وہی پانی ہے جو آپ کے برتن میں ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھ دیا تو آپ کی انگلیوں سے چشموں اور فواروں کی طرح پانی ابلنے لگا' تمام لوگوں نے اس سے سیرابی حاصل کر لی' طہارت بھی حاصل کی اور اپنے توشہ دان میں بھی بھر لیا۔ حضرت جابرؓ سے پوچھا گیا کہ اس وقت آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو حضرت جابرؓ نے فرمایا: ویسے تو ہماری تعداد پندرہ سو تھی' لیکن اگر ایک لاکھ افراد بھی ہوتے تب بھی وہ اپنی تمام ضروریات پوری کر سکتے تھے۔ حدیث شریف ملاحظہ فرمایئے:

''حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے موقع پر ہم شدت پیاس کا شکار ہو گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھوٹے برتن میں پانی رکھا ہوا تھا' اس سے آپ وضو فرمانے لگے تو تمام لوگ آپ کی طرف دوڑ پڑے' آپؐ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس وضو کے لئے اور پینے کے لئے کوئی پانی نہیں ہے' مگر صرف وہی پانی ہے جو آپ کے سامنے ہے' تو آپ نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھ دیا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے بڑے چشمے اور بڑے فوارے کی طرح پانی ابلنے لگا' ہم نے اس میں سے پیا اور اس سے وضو بھی کیا' جابرؓ کے شاگرد فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ حضرت جابرؓ نے فرمایا: اگر ہم لوگوں کی تعداد ایک لاکھ بھی ہوتی تب بھی کافی ہو جاتا مگر اس وقت ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔'' (بخاری)

☆☆..................☆☆

دس قادیانیوں کا قبول اسلام

چناب نگر (نمائندہ خصوصی) دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں دس قادیانیوں نے برضا و رغبت مولانا غلام مصطفیٰ مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ ان نومسلموں کے نام درج ذیل ہیں:

۱:......رانا محمد انور خان ولد محمد طفیل محلہ نصیر آباد چناب نگر۔ ۲:......مسماۃ خالدہ پروین زوجہ رانا محمد انور۔
۳:......مسماۃ فائزہ بی بی دختر رانا محمد انور۔ ۴:......مسماۃ شائلہ بی بی دختر رانا محمد انور۔
۵:......مسماۃ منزہ بی بی دختر رانا محمد انور۔ ۶:......توقیر احمد ولد رانا محمد انور۔
۷:......کرامت احمد۔ ۸:......مرزا فضل بیگ مسلم کالونی چناب نگر۔
۹:......مرزا اصغیر بیگ ولد مرزا سکندر بیگ۔ ۱۰:......مصطفیٰ احمد برلب دریائے چناب نگر۔

مذکورہ بالا افراد اپنی خوشی سے قادیانیت سے تائب ہو کر دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے۔ اس موقع پر ان تمام افراد نے اقرار کیا کہ آج کے بعد ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب اور دجال تھا اور اس کے ماننے والے کاذب اور جھوٹے ہیں اور ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے' یہ انگریز کے ایجنٹ ہیں جو اسلام اور ملک و ملت کے دشمن اور غدار ہیں۔ ہم حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان اور اعتقاد رکھتے ہیں اور آپؐ کے بعد کسی بھی معنی میں مدعی نبوت کو کافر' مرتد اور خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ ہم باقی قادیانیوں کو بھی اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ہمیں ہر طرح سے دلی' ذہنی اور روحانی سکون ملا ہے اور قبول اسلام سے پہلے گزرنے والی زندگی پر ہم اللہ رب العزت سے توبہ و استغفار کرتے ہیں۔ ہم بالخصوص عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کے تہہ دل سے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے کفر کے گڑھ (چناب نگر) میں ختم نبوت کا مرکز قائم کیا جس کی وجہ سے اللہ نے ہمیں حق کا راستہ دکھایا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت کا شیرازہ بکھرنے والا ہے اور قادیانی اندرونی طور پر کھوکھلے ہو چکے ہیں۔ وہ وقت دور نہیں ہے جب انشاء اللہ العزیز پوری دنیا میں ختم نبوت کا پرچم بلند ہوگا۔ قادیانی جماعت زندوں اور مُردوں سے چندہ وصول کر کے غریبوں پر ظلم کرتی ہے۔ غریب لوگ ان کے جبری چندوں اور ان کے مظالم سے تنگ آ چکے ہیں۔ ہم اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ عقیدۂ ختم نبوت جو چودہ سو سال امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ رہا ہے اور سوائے قادیانی جماعت کے امت محمدیہ کے کسی ایک فرد واحد نے بھی اس کا انکار نہیں کیا' اللہ تعالیٰ ہمیں اس عقیدہ پر ثابت قدم رکھے اور ہمارے اسلام قبول کرنے کے اقدام سے مزید قادیانیوں کو دائرۂ اسلام میں داخل ہونے کی توفیق بخشے۔ ہم یہ بھی عزم کرتے ہیں کہ انشاء اللہ العزیز عقیدۂ ختم نبوت کا دفاع کرتے رہیں گے۔ آخر میں مولانا غلام مصطفیٰ خطیب جامع مسجد ختم نبوت' چناب نگر نے حاضرین سے ختم نبوت کے موضوع پر مفصل خطاب فرمایا اور نومسلموں کے لئے دین پر استقامت کی دعا کی۔ اس موقع پر مٹھائی تقسیم کی گئی اور مسلمانوں نے ''اسلام زندہ باد' ختم نبوت زندہ باد اور قادیانیت مردہ باد'' کے نعرے لگائے۔ اس واقعہ سے قادیانیوں میں شدید مایوسی پھیل گئی۔

اولاد کی تربیت

مولانا محمد عاشق الٰہی بلندشہری

بہت سے لوگوں کو اولاد کی تربیت کی طرف بالکل توجہ نہیں' اپنے اپنے کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور اولاد گلی کوچوں میں بھٹکتی پھرتی ہے' بچوں کے لئے پیٹ کی روٹی اور تن کے کپڑوں کا تو انتظام کردیتے ہیں لیکن ان کی باطنی پرورش یعنی اخلاقی تربیت کی طرف بالکل توجہ نہیں دیتے۔ ان میں وہ لوگ بھی ہیں جن کے ماں باپ نے ان کا ناس کھویا تھا' انہیں پتہ نہیں کہ تربیت کیا چیز ہے اور بچوں کو کیا سکھائیں اور کیا سمجھائیں؟ اس عظیم غفلت میں ان لوگوں کا بھی حصہ ہے جو خود تو نمازی ہیں اور کچھ اخلاق و آداب سے بھی واقف ہیں لیکن ملازمت یا تجارت میں اس طرح اپنے آپ کو پھنسا دیا ہے کہ بچوں کی طرف توجہ کرنے کے لئے ان کے پاس گویا وقت نہیں' حالانکہ زیادہ کمانے کی ضرورت اولاد ہی کے لئے ہوتی ہے' جب زیادہ کمانے کی وجہ سے خود اولاد ہی کے اعمال و اخلاق کا خون ہوجائے تو ایسا کمانا کس کام کا؟

بعض لوگ ایسے بھی دیکھے گئے ہیں جو اچھا خاصا علم بھی رکھتے ہیں' مصلح بھی ہیں اور مرشد بھی ہیں' دنیا بھر کے لوگوں کو راہ دکھاتے ہیں' سفر پر سفر کرتے رہتے ہیں' کبھی یہاں وعظ' کبھی وہاں تقریر' کبھی کوئی رسالہ لکھا' کبھی کوئی کتاب تالیف کی لیکن اولاد کی اصلاح سے بالکل غافل ہیں' حالانکہ اپنے گھر کی خبر لینا سب سے بڑی ذمہ داری ہے۔ اولاد کی جانب سے جب چند سال غفلت برت لیتے ہیں اور ان کی عمر دس بارہ سال ہوجاتی ہے تو اب ان کو صحیح راہ پر لگانا بہت مشکل ہوجاتا ہے۔

اور بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں توجہ تو ہے لیکن وہ اولاد کو حقیقی علم سے بالکل محروم رکھتے ہیں یعنی اولاد کو ''اسلام'' نہیں سکھاتے' بیس بیس سال کی اولاد ہوجاتی ہے جنہیں کلمہ تک یاد نہیں ہوتا' یہ لوگ نہ نماز جانتے ہیں نہ اس کے فرائض' نہ واجبات جانیں نہ اسلام کے عقائد پہچانیں' نہ دین کو جانیں۔ اس قسم کے لوگ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو یورپ کے طور طریق سب کچھ سکھاتے' ہیں کوٹ' پتلون پہننا بتاتے ہیں' اپنے ہاتھ سے ان کے گلوں میں ٹائی باندھتے ہیں' ناچ رنگ کے طریقے سمجھاتے ہیں' عورتیں شادی بیاہ کی رسمیں بتاتی ہیں' شرکیہ باتوں کی تعلیم دیتی ہیں اور اس طرح سے ماں باپ دونوں مل کر بچوں کا خون کردیتے ہیں اور طرہ یہ کہ ان کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے ہیں کہ ہمارا بچہ اور بچی ماڈرن ہیں' ترقی یافتہ لوگوں میں شمار ہونے لگے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ ان کی آخرت برباد ہوگئی' اعمال بد کے خوگر ہوگئے' اسلام سے جاہل رہ گئے۔

دو حدیثوں کا ترجمہ پڑھیئے:

۱:...... ''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان اپنے بچوں کو ادب سکھائے تو بلاشبہ یہ اس سے بہتر ہے کہ ایک صاع غلہ وغیرہ صدقہ کرے۔'' (مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ ترمذی)

۲:...... ''حضرت عمر بن سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی باپ نے اپنے بچہ کو کوئی ایسی بخشش نہیں دی' جو اچھے ادب سے بڑھ کر ہو۔'' (مشکوٰۃ المصابیح)

''ادب'' بہت جامع کلمہ ہے۔ انسانی زندگی کے طور طریق کو ''ادب'' کہا جاتا ہے۔ زندگی گزارنے میں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں آتے ہیں۔ بندہ اللہ جل شانہ کے بارے میں جو عقائد رکھنے پر مامور ہے اور اللہ کے احکام پر چلنے کا جو ذمہ دار بنایا گیا ہے' یہ وہ آداب ہیں جو بندے کو اللہ کے اور اپنے درمیان صحیح تعلق رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔ فرائض و واجبات' سنن و مستحبات وہ امور ہیں جن کے انجام دینے سے حقوق اللہ کی ادائیگی ہوتی ہے...... مخلوق کے ساتھ جو انسان کے تعلقات ہوتے ہیں' ان میں

ختم نبوت

احکام کو ملحوظ رکھنا پڑتا ہے جو مخلوق کی راحت رسانی سے متعلق ہیں' ان میں بھی واجبات اور مستحبات ہیں اور ان کی تفصیل وتشریح بھی شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وارد ہوئی ہے۔ یہ وہ آداب ہیں جن کا برتنا مخلوق کے لئے باعث راحت ورحمت ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ لفظ ''ادب'' کی جامعیت حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو شامل ہے۔ یہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ'' اچھے ادب سے بڑھ کر کسی باپ نے اپنے بچہ کو کوئی بخشش نہیں دی۔'' اس میں پورے دین کی تعلیم آ جاتی ہے' کیونکہ دین اسلام اچھے ادب کی مکمل تشریح ہے۔ بہت سے لوگ لفظ ادب کے معروف معنی مراد لے کر اس کا رواجی مطلب لے لیتے ہیں اور انہوں نے اٹھنے بیٹھنے کے طریقوں تک ہی ادب کا انحصار سمجھ رکھا ہے۔

حدیث شریف میں جو فرمایا گیا ہے کہ ''انسان اپنے بچہ کو ادب سکھائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ ایک صاع غلہ وغیرہ صدقہ کرے'' اس میں ایک اہم بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے' وہ یہ کہ صدقہ وخیرات اگرچہ فی نفسہ بہت بڑی عبادت ہے (اگر اللہ کی رضا کے لئے ہو) لیکن اس کا مرتبہ اپنی اولاد کی اصلاح پر توجہ دینے سے زیادہ نہیں ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ جنہیں اللہ جل شانہ نے مال دیا ہے' وہ اس میں سے صدقہ وخیرات کرتے ہیں اور اولاد کی طرف سے پوری غفلت برتتے ہیں' مسکین آ رہے ہیں' گھر پر کھا رہے ہیں' غریبوں کی روٹی بندھی ہوئی ہے' مدرسہ اور مسجدوں میں چندہ جا رہا ہے لیکن اولاد بے ادب' بے دین بلکہ بددین بنتی چلی جا رہی ہے' وہ صدقہ وخیرات کرنے پر خوش ہیں اور خوش ہونا بھی چاہئے لیکن اس سے بڑھ کر عمل جو ہے' جس کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے وہ اپنی اولاد کو ادب سکھانا ہے' یعنی اللہ کے راستہ پر ڈالنا' اس کے لئے فکر مند ہونا لازمی امر ہے' اس سے غفلت سے نسلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔

ماں باپ کا فریضہ ہے کہ بچوں کو دین سکھائیں اور دین کو سب سے زیادہ اہمیت دیں' کیونکہ دین ہی آخرت کی ہمیشہ والی زندگی میں کام دینے والا ہے' بہت سے لوگ بچوں سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں مگر ان کی یہ محبت صرف دنیاوی آرام وراحت تک محدود رہتی ہے' ان کی اصل ضرورت یعنی آخرت کی نجات اور موت کے بعد کے آرام وراحت کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ حلال مال جائز طریقے پر کھلانا' پلانا اور پہنانا اچھی بات ہے لیکن انسان کی سب سے بڑی ضرورت آخرت کا آرام وسکون ہے۔

بچوں کی خوشی کے لئے ان کو غیر ضروری لباس پہناتے ہیں' ان کے لئے تصویریں' مورتیاں خرید کر لاتے ہیں اور اپنے گھروں کو ان کی وجہ سے رحمت کے فرشتوں سے محروم رکھتے ہیں' ادھار قرض لے کر ان کی جائز وناجائز ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں اور شوقیہ زیب وزینت اور فیشن پر اچھی خاصی رقمیں خرچ کرتے ہیں لیکن ان کو دین پر ڈالنے کی فکر نہیں کرتے۔ یہ بچوں کے ساتھ بہت بڑی دشمنی ہے' اگر دین نہیں ہے تو آخرت کی تباہی ہوگی۔ وہاں کی تباہی کے سامنے دنیا کی ذرا سی چمک دمک اور چہل پہل کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ اپنی اولاد کے سب سے بڑے محسن وہ ماں باپ ہیں جو اپنی اولاد کو دینی علم پڑھاتے ہیں اور دینی اعمال پر ڈالتے ہیں' یہ علم نہ صرف اولاد کے لئے بلکہ خود ان کے والدین کے لئے بھی قبر میں اور آخرت میں نفع مند ہوگا۔

ایک بزرگ کا ارشاد ہے:''لوگ سو رہے ہیں' جب موت آئے گی تو بیدار ہوں گے۔'' آخرت سے بے فکری کی زندگی گزارنے میں انسان کا نفس خوش رہتا ہے اور یہی حال بال بچوں اور دوسرے متعلقین کا ہے۔ اگر انہیں آخرت کی باتیں نہ بتاؤ اور کھلائے پلائے جاؤ' دنیا کا نفع پہنچائے جاؤ تو ہشاش بشاش رہتے ہیں اور اس تغافل کو باعث نقصان نہیں سمجھتے لیکن جب آنکھیں بند ہوں گی اور قبر کی گود میں جائیں گے اور موت کے بعد کے حالات دیکھیں گے تو حیرانی سے آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ عالم آخرت کی ضرورتیں اور حاجتیں جب سامنے ہوں گی تو غفلت پر رنج ہوگا اور حسرت ہوگی کہ کاش آج کے دن کے لئے خود بھی عمل کرتے اور اولاد کو بھی یہاں کی کامیابی کی راہ پر ڈالتے مگر اس وقت حسرت بے فائدہ ہوگی۔

لوگوں کا یہ حال ہے کہ بچوں کو ہوش سنبھالتے ہی اسکول اور کالج کی نذر کر دیتے ہیں یا محنت ومزدوری پر لگا دیتے ہیں' انہیں نماز' روزہ سکھانے اور بتانے اور دینی فرائض سمجھانے اور ان پر عمل کرانے کی فکر نہیں کرتے۔ شادیاں ہو جاتی ہیں' باپ دادا بن جاتے ہیں لیکن بہت سوں کو کلمہ طیبہ بھی صحیح یاد نہیں ہوتا' نماز میں کیا پڑھا جاتا ہے؟ اس سے بھی واقف نہیں ہوتے۔ ستر' اسی سال کے بوڑھوں کو دیکھا گیا ہے کہ دین کی موٹی موٹی باتیں بھی نہیں جانتے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

☆☆............☆☆

ختم نبوۃ

پسِ پردہ

مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ

مرزائیت کی خفیہ اور گہری چالوں سے واقف ہونے پر بحمدہ تعالیٰ مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا' جس کا واحد اور آسان حل ایمانداری اور اتحادوانہ طریقہ پر یہی تھا کہ مرزائی اپنے غلط عقائد سے توبہ کر کے مرزا قادیانی کی خلاف اسلام اور خلاف سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کتابوں اور رسالوں کو خود بخود ضبط کر کے غیر مشروط طور پر مسلمان ہونے کا اعلان کر دیتے' مگر ابھی تک مرزائی اسی ناکام کوشش میں ہیں کہ اسلام کے نام پر مسلمانوں کا شکار کرتے رہیں' حال ہی میں ایک ٹریکٹ مرزائیوں کی طرف سے شائع ہوا' جس کا عنوان ہے ''انوکھے کافر''۔ یہ انہوں نے واقعی اپنے مطابق اختیار کیا ہے' اس سے انوکھے کافر اور کیا ہوں گے کہ اسلام کا نام لے کر اسلام کو مٹا رہے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد اور اللہ کا رسول مان رہے ہیں۔ کافروں سے بچنا تو آسان ہے' ایسے انوکھے کافروں سے خطرہ رہتا ہے۔ اس مختصر سے بیان میں صرف مرزائیوں کے رسالوں اور ان کی کتابوں سے حسب سابق بتایا جائے گا کہ کیا واقعی مرزائی دنیا میں اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں اور ممالک غیر میں وہ محض تبلیغ کے لئے جاتے ہیں یا کچھ اور مقصد بھی ہوتا ہے؟

۱:...... مرزا قادیانی کے آنے کا مطلب کیا ہے؟ وہ خود کہتا ہے:

''تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمدؐ کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں' اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔'' (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۴ از مرزا قادیانی)

''اے احمد تجھے بشارت ہو...... خدا عرش پر تیری تعریف کرتا ہے' ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔'' (کتاب مذکور)

مرزا کی مندرجہ بالا عبارات سے پتہ چل رہا ہے کہ اس نے صاف کہا کہ اب محمدؐ کی ضرورت نہیں' احمد کی ہے اور وہ میں ہوں' واقعی یہ انوکھا کفر ہے۔

۲:...... مرزا قادیانی نے وصیت کی کہ میرے بعد جب لوگوں سے بیعت لیں تو وہ مرزا کے نام کی لیں' چنانچہ کہا:

''اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں' میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔'' (الوصیت صفحہ ۷ از مرزا قادیانی مطبوعہ ۱۹۰۶ء)

اس بیعت میں کیا کیا اقرار لیا جاتا ہے؟ اس میں سب سے آخری اور ضروری شرط یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے جتنے دعوے کئے ہیں' سب پر ایمان لانا ضروری ہے' چنانچہ شروط بیعت کے الفاظ یہ ہیں:

''مسیح موعود علیہ السلام کے سب دعاوی پر ایمان رکھوں گا۔'' (احمدیت کا پیغام از بشیر الدین محمود صفحہ ۶۲)

مرزا صاحب تو بجائے خود رہے' ان کے فرزند مرزا بشیر الدین محمود کا مقام بھی اتنا بلند سمجھا جاتا ہے کہ ڈاکٹر احمد حسن سابق مرزائی قادیانی کا بیان ہے:

''تمام صلحاء' اولیاء' مجددین اور انبیاء کی تعلیمیں ایک طرف رکھ لیں اور خلیفہ صاحب (مرزا محمود) کے بیانات ایک طرف۔'' (پیغام صلح ۷/ جون ۵۰ء)

اسی وجہ سے مرزائی مبلغ جہاں جاتے ہیں مرزا قادیانی کو پیش کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتے ہیں۔ باہر جا کر مرزا کو احمد کے نام سے پیش کرتے ہیں' چند حوالہ جات درج ہیں:

(الف) مرزا غلام احمد نے مغربی ممالک (یورپ) میں جب تبلیغی خطوط بھیجے تو ان پر یہ

ختم نبوت

دستخط کئے: ''النبی مرزا غلام احمد''۔ (الفضل ۹/جنوری ۱۹۴۷ء)

(ب) سوئٹزر لینڈ میں غلام احمد مبلغ مرزائیت نے تقریر کی کہ'' سو خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق حضرت احمد علیہ السلام کو مبعوث فرماتا ہے' اور آج اسلام پھر نئے سرے سے کفر کے قلعوں پر حملہ آور ہوا ہے۔'' (الفضل ۴/اکتوبر ۱۹۴۷ء)

(ج) گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ کے مبلغ بشارت احمد نے کہا:'' خدا کا وہ پاک باز انسان جو موجودہ زمانہ میں دنیا کی اصلاح' اس کی فلاح اور بہبودی کے لئے نبوت کے حلے میں جری اللہ فی حلل الانبیاء کا خطاب لے کر آیا' بلکہ ان بشارت کے مطابق جو انبیاء سابقین نے اس کے متعلق اپنی اپنی قوم کو دی تھیں۔'' (الفضل ۱۴/جنوری ۱۹۴۸ء)

(د) ''ہالینڈ میں جماعت قادیان کا بھی ایک مشن ہے' میں وہاں گیا' میں نے دیکھا کہ دو آدمی وہاں بیٹھے' ان کے پاس کوئی لائبریری نہیں' وہ کھلے الفاظ حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کو نبی اللہ کہہ کر پکارتے ہیں۔'' (میاں محمد صاحب صدر لاہوری پارٹی کا بیان مندرجہ ۲۷/فروری ۱۹۵۲ء پیغام صلح)

جب سر ظفر اللہ خان صاحب ۱۹۴۷ء میں دمشق گئے اور وہاں مرزائیوں کے پاس قیام کیا تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ:''اہالیان دمشق کو جماعت (مرزائیوں) کے علمی اور سیاسی مقام کا علم ہوا۔'' (الفضل ۲۰/دسمبر ۱۹۴۷ء)

مرزائیوں کی علمی اور سیاسی سرگرمیاں اسی ایک جملے سے معلوم ہوسکتی ہیں' کس طرح مسلمانوں کو اندھیرے میں رکھا جارہا ہے مگر ''واللہ مخرج ماکنتم تکتمون''

(ر) اگر پیغامی کسی کو شکار کرتے ہیں تو مرزائی اس کے پیچھے لگ جاتے ہیں' جب تک وہ مرزا کو نہ مان لے اسے ویسا ہی سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ برلن کے صرف ایک واقعہ کا ذکر کیا جاتا ہے: ''پیغامی مشن (لاہوری مرزائی) کی حیثیت وہاں (برلن میں) صرف ایک سوسائٹی کی ہے' حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا) کو قطعاً پیش نہیں کیا جاتا' احمدیت کے بارے میں اسے واقفیت بہم پہنچائی جارہی ہے۔'' (الفضل ۱۶/مارچ ۱۹۴۸ء)

(ز) مرزائی واقعی ان تمام ملکوں میں جاتے ہیں' مگر وہاں جاکر کیا کرتے ہیں اور ان کا مقام کیا ہے؟ اس کا ذکر خود مرزا بشیر الدین محمود کے الفاظ میں عرض ہے:

(۱) جہاں جہاں ہمارے ایک سے زیادہ مبلغ ہیں' وہاں سے متواتر رپورٹیں آرہی ہیں کہ وہ آپس میں لڑتے جھگڑتے ہیں' (۲) یہ لوگ سلسلہ کا روپیہ لے کر وہاں بیٹھے ہوئے پارٹی بازی کررہے ہیں' (۳) اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی دشمنی میں انتہا درجہ کا بڑھا ہوا ہے' پہلے یہ بات افریقہ میں شروع ہوئی' پھر ملایا میں' پھر انڈونیشیا سے ایسی اطلاعات موصول ہوئیں' اب انگلینڈ سے بھی ایسی رپورٹیں آرہی ہیں' (۴) کتنے افسوس کی یہ بات ہے کہ وہ مبلغ جن کا یہ کام ہے کہ وہ دوسروں میں نظام کی روح پیدا کریں' وہ جہاں جاتے ہیں لڑنے لگ جاتے ہیں' مولوی کیا ہوا باؤلا کتا ہوا کہ جہاں جاتا ہے لوگوں کو کاٹتا پھرتا ہے' (۵) احمدیت سے ان کا دور کا تعلق بھی نہیں' ایسے شخص لعنتی ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ ان کی اولادیں لعنتی ہوں گی' (۶) احمدی چوہڑوں سے تو کمزور نہیں' یہ بھی ایسا کرسکتے ہیں لیکن ان میں اتنا جذبہ نہیں پایا جاتا جتنا چوہڑوں میں پایا جاتا ہے۔ (خطبہ فرمودہ امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی مندرجہ الفضل ۲۲/فروری ۱۹۵۰ء)

اب آپ یہ تو بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ مرزائیت کا پس پردہ کیا حال ہے؟ نہ خدا راضی اور نہ مرزا صاحب راضی۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

یہی وجہ ہے کہ کوئی یورپین مرزائی جب مرزائیوں کی اصلی حالت سے خبردار ہوجاتا ہے تو فوراً اس سے دست کش ہوجاتا ہے' محمد پکتھال جن کے مرزائی ہونے کو باعث فخر سمجھا جاتا ہے' جب ہندوستان آئے تو فوراً مرزائیوں کے مخالف ہوگئے۔ محمد علی لاہوری کی شہادت ملاحظہ ہو:

''ہندوستان میں آکر یہ اسی ہوا سے متاثر ہوگئے جو ہمارے خلاف چل رہی ہے' جماعت کے اچھے خاصے مخالف بن گئے۔'' (پیغام صلح نمبر ۷/۷/۴۸)

مرزائیوں کی عجیب چال ہے' پاکستان کا نام لے کر اپنے دجل کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں' حالانکہ یہ لوگ پاکستان کے لازوال حقیقت بن جانے کے بعد بھی اس کو دوزخ اور انگریزوں کی حکومت کو اس سے ہزار درجہ بہتر کہہ رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو:

''پاکستان کی تخلیق میں الٰہی مصلحت کیا ہے؟ وہ یہی کہ اس پاک سرزمین سے آفتاب اسلام کی ضیاء پاشی ہر چہار اکناف عالم میں ہو' اس ارادہ کو

باقی صفحہ ۱۱ پر

ختم نبوۃ

ردِّ قادیانیت کورس بلوچستان

خصوصی رپورٹ

عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کا بنیادی و اساسی عقیدہ ہے۔ قادیانیوں نے اس اساسی عقیدہ سے غداری کرکے ملت اسلامیہ کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کی کوشش کی ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں نے دفتر ختم نبوت کوئٹہ میں منعقدہ رد قادیانیت و عیسائیت کورس کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب کی صدارت صوبائی امیر مولانا عبدالواحد نے کی۔ مولانا خدا بخش نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۰۱ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرکے اسلام کے متوازی ایک نئے دین کی بنیاد رکھی۔ اس سے قبل اس نے ۱۸۸۹ء میں قادیانی جماعت کی بنیاد رکھ کر امت مسلمہ میں افتراق و انتشار کا بیج بویا۔

مجلس کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے پون صدی قبل مرزا قادیانی کی جنم بھومی قادیان میں دفتر ختم نبوت قائم کرکے اسلامیان ہند کے ایمانوں کے تحفظ کے لئے جدوجہد شروع کی۔ مجلس کے رہنماؤں نے تقریر، تحریر، لٹریچر، ختم نبوت کانفرنسز اور تبلیغی اجتماعات کے ذریعہ قادیانیت کا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔

یہ سات روزہ کورس اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ کورس میں پونے دو سو علماء، طلبہ، وکلاء، ٹیچرز، تاجر اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات نے داخلہ لیا جن کی تعداد بڑھ کر ڈھائی سو تک جا پہنچی۔ کورس کے امتحانات کے نتیجے میں ژوب کے محمد رحیم مختار، کوئٹہ کے محمد عاصم اور عبدالجلیل بالترتیب اول، دوم اور سوم آئے۔ کورس تقریباً ایک ہفتے تک جاری رہا۔ ظہر سے عصر تک اوقات تعلیم مقرر کئے گئے۔ ہر لیکچر کے بعد سوال و جواب کی نشست منعقد ہوتی۔ مجلس کے رہنما مولانا قاری محمد عبداللہ منیر، مولانا عبدالعزیز جتوئی، حاجی تاج محمد فیروز، حاجی فیاض حسن سجاد، حاجی خلیل الرحمٰن، حاجی کالے خان

حافظ خادم حسین گجر

سمیت رفقاء خدمت میں مصروف رہے۔

قادیانیت کے دن گنے جاچکے ہیں۔ دنیا بھر سے قادیانی عمائدین کے قبول اسلام سے قادیانیت کے ایوانوں پر لرزہ طاری ہوچکا ہے۔ وہ دن دور نہیں جب دنیا بھر سے قادیانیت کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا اللہ وسایا، مولانا خدا بخش اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے رد قادیانیت و عیسائیت کورس کے تیسرے روز سنہری مسجد میں شرکائے کورس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بھرپور جدوجہد سے قادیانی بوکھلا گئے ہیں۔ قادیانیت آج اگر دنیا میں کہیں ہے تو وہ حکمرانوں کی کاسہ لیسی، امریکا اور یورپ کی آشیرباد اور مسلمانوں کی غفلت کی وجہ سے ہے۔ اگر مسلمان ہمت کرکے قادیانیوں کا اقتصادی بائیکاٹ کردیں تو قادیانیت کا نام و نشان جلد از جلد مٹ جائے گا۔ اساتذہ کورس نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت، حیات مسیح علیہ السلام کے اثبات اور مرزا غلام احمد قادیانی کے ذلت آمیز اور شرمناک کردار پر طلباء کو نوٹس لکھوائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے گزشتہ ماہ میں دو ڈویژنل کانفرنسیں (ملتان و سکھر) کے پانچ ضلعی مقامات: خیرپور میرس، نواب شاہ، میرپور خاص، حیدرآباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور کئی ایک تحصیلوں میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کیں اور ہزاروں اسلامیان پاکستان تک ختم نبوت کی آواز پہنچائی۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا اللہ وسایا، مولانا خدا بخش، مولانا عبدالعزیز جتوئی، اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کوئٹہ میں منعقد ہونے والے سات روزہ رد قادیانیت و عیسائیت کورس کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

انہوں نے کہا کہ کورس میں شریک ڈھائی سو علمائے کرام، شیوخ حدیث، اساتذہ، طلبہ، وکلاء اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات نے مسئلہ ختم نبوت، حیات مسیح علیہ السلام، مرزا غلام احمد قادیانی کا کردار و کریکٹر، عیسائیت و یہودیت

کی این جی اوز کی سرگرمیوں' غلام احمد پرویز ایسے منکرین حدیث کا تقابلی جائزہ جیسے موضوعات کا مطالعہ کیا اور تحریری امتحان دیا۔

مناظرین ختم نبوت نے کہا کہ دنیا بھر سے بڑی تعداد میں اسلام قبول کرنے والوں کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں۔ نیز انہوں نے ملک بھر کے قادیانیوں کو دعوت اسلام دی۔ ایک قرارداد کے ذریعہ محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی توہین و تذلیل کو قادیانی سازش قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ سائنس دانوں کی توہین و تذلیل کا سلسلہ بند کرے۔

ایک اور قرارداد میں نصاب تعلیم سے جہاد کی آیات کے خاتمے' مسئلہ ختم نبوت کو نکالنے' صحابہ کرامؓ اور مجاہدین تحریک آزادی کا تذکرہ ختم کرنے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے سیکولرازم کی جانب شرمناک اقدام قرار دیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ سیکولرازم کی پالیسی کو ترک کرکے اسلامی اقدامات بحال کرے۔ نیز کہا گیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حساس مسائل میں خاموش نہیں رہے گی۔

علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے جامعہ مطلع العلوم' جامعہ ضیاء القرآن' جامعہ مفتاح العلوم' جامعہ تجوید القرآن' جامعہ خیرالمدارس' جامعہ قاسمیہ' جامع مسجد سہری' مرکزی جامع مسجد' جامع مسجد گول (فاطمہ) نواں کلی' جامع مسجد گول سیٹلائٹ ٹاؤن میں بھی خطابات کئے اور اس میں مسئلہ ختم نبوتؐ کی اہمیت پر بیانات ہوئے۔

جمعیت علمائے اسلام اور متحدہ مجلس عمل کے رہنما مولانا نور محمد ایم این اے نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ وہ یہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے سات روزہ رد قادیانیت و عیسائیت کورس کی اختتامی تقریب سے مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات لائق تحسین ہیں۔

اس سلسلہ میں جمعیت علمائے اسلام کے کارکن ہراول دستہ ثابت ہوں گے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ وہ قومی اسمبلی کے فلور پر ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کردیں گے اور اس پر کسی قسم کی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ کورس کی اختتامی تقریب کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر مولانا عبدالواحد نے کی۔ تقریب میں شہر کے علمائے کرام' مساجد کے ائمہ و خطباء اور کورس کے شرکاء نے شرکت کی۔

☆☆............☆☆

HB®

TRUSTABLE MARK

Hameed® BROS JEWELLERS

3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400

Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

اخبار عالم پر ایک نظر

توہین رسالت کے قانون کو چھیڑا گیا تو حکمران عذاب خداوندی سے نہیں بچ سکیں گے: مولانا محمد قاسم شجاع آبادی

بہاولنگر (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کا ایک ہنگامی اجلاس دفتر ختم نبوت قاسم روڈ میں ہوا' جس میں کثیر تعداد میں شمع ختم نبوت کے پروانوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر مولانا محمد قاسم شجاع آبادی مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت ملک میں قادیانی نواز ٹولہ سرگرم عمل ہے اور ان کی زہریلی آنکھیں توہین رسالت کے قانون کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ مولانا شجاع آبادی نے کہا کہ اگر حدود آرڈی نینس اور توہین رسالت کے قانون کو چھیڑا گیا تو وہ حکمرانوں اور قادیانی نواز ٹولے کے لئے ایوان میں آخری دن ثابت ہوگا اور وہ عذاب خداوندی سے نہیں بچ سکیں گے۔ مولانا محمد قاسم نے کہا کہ ہم خون کے آخری قطرے اور جسم میں آخری سانس تک آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وآبرو کے تحفظ کے لئے عیسائیت' یہودیت اور قادیانیت کے خلاف جہاد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکمران سن لیں کہ اگر غیر مسلموں نے حضور سرور کائنات' رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے خلاف زبان درازی کی تو پھر بھونکنے والی زبان نہیں رہے گی یا سننے والے کان نہیں رہیں گے۔ حکمران ملک میں بدامنی پھیلانا چاہتے ہیں۔ پاکستان کی قومی اسمبلی نے قانون بنایا تھا کہ کوئی قادیانی کفر کی تبلیغ نہیں کرسکتا' توہین رسالت کے مرتکب کو سزائے موت دی جائے اور پاکستان کے حکمران ان قوانین کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ مولانا شجاع آبادی نے کہا کہ آئین پاکستان کو کھلونا بنایا جارہا ہے۔ یہ اندھیر نگری چوپٹ راج کب تک رہے گا۔ حکمران ہوش کے ناخن لیں۔ ان قوانین کو نہ چھیڑیں ورنہ امت مسلمہ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی یاد تازہ کردے گی۔ ہر عاشق رسول کا خون کھول رہا ہے اور ہر گردن آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وآبرو کے تحفظ کے لئے کٹنے کے لئے بے قرار ہے۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے جنرل سیکرٹری مولانا سعید احمد کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

باشعور قادیانی' مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کی جعلسازی کو سمجھ کر اسلام کے دامن امن وسلامتی سے منسلک ہو رہے ہیں: مولانا فقیر اللہ اختر

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر نے مولانا غلام مصطفی مبلغ ختم نبوت چناب نگر کے ہمراہ چناب نگر' چنیوٹ اور دیگر علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے علاقہ کے مسلم عوام کو تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے کی تلقین کے علاوہ قادیانیوں کو دعوت اسلام دی۔ انہوں نے جامع مسجد حذیفہ چنیوٹ میں نماز جمعہ کے اجتماع سے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے دورہ کے دوران لالیاں' احمد نگر' چھنی قریشیاں' مخدوماں' جبانہ' رشیدا' ونوتی والا' برج بابل' سنی والا' چنیوٹ' مسلم کالونی' چک ۴۵ جنوبی اور چناب نگر کے دیگر علاقوں میں اجتماعات سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔ قادیانی' مسلمانوں کی دولت ایمان کو لوٹنے کے لئے سرگرم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان' قادیانیت کے فریب سے آگاہ ہیں اور باشعور قادیانی بھی مرزا غلام احمد آنجہانی اور اس کے پیروکاروں کی جعل سازی کو سمجھتے جارہے ہیں اور اسلام کے دامن امن وسلامتی سے منسلک ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جھوٹ کا دوسرا نام قادیانیت ہے۔ اس لئے کثیر تعداد میں قادیانیوں کے قادیانیت ترک کرنے پر قادیانی گروہ بوکھلاہٹ کا شکار ہوگیا ہے اور جھوٹ کا سہارا لے کر یا تو ان کے قادیانی ہونے سے ہی منکر ہوجاتا ہے یا پھر ان کے قبول اسلام کا سرے سے انکار کردیتا ہے لیکن ان کا یہ جھوٹ زیادہ عرصے تک نہیں چل سکتا۔ یہ اسلام کی عظمت ہے کہ ہر طرح کی ابتلاء

وآزمائش کے باوجود مسلمان دنیا میں اپنے وجود کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

نصابی کتابوں میں کی جانے والی تبدیلیاں نظریہ اسلام اور نظریہ پاکستان کے خلاف خطرناک سازش ہیں: صوبائی مجلس عاملہ

کوئٹہ (رپورٹ: حافظ خادم حسین گجر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کی مجلس عاملہ کے ایک اجلاس میں نصابی کتب میں کی جانے والی تبدیلیوں پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا اور انہیں نظریہ اسلام اور نظریہ پاکستان کے خلاف ایک خطرناک سازش قرار دیا گیا۔ اجلاس کی صدارت قائم مقام صوبائی امیر مولانا قاری محمد عبداللہ منیر نے کی۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت کو متوجہ کیا گیا کہ ایک سوچے سمجھے منصوبے اور غیر ملکی دباؤ پر نظام تعلیم سے اسلامی تشخص کو ختم کرنے کی سازش کی گئی ہے اور نصاب میں اسلام اور نظریہ پاکستان کی نفی کرنے والے مضامین شامل کئے جارہے ہیں' یہ اقدام شرمناک اور خطرناک ہے جو ملک کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کے لئے خطرہ ہے' اس کے تباہ کن نتائج برآمد ہوسکتے ہیں اور ملک میں انتشار اور انارکی پیدا ہوسکتی ہے کیونکہ اسلام نے ہی ملک کو متحد رکھا ہوا ہے۔ صدر مملکت جنرل پرویز مشرف' وزیر اعظم میر ظفر اللہ جمالی اور وزیر تعلیم محترمہ زبیدہ جلال کی یقین دہانیوں' وضاحتوں اور احکامات کی کھلی خلاف ورزی کی جارہی ہے۔ نصاب سے اسلام' ختم نبوت' شہادت' جہاد اور صحابہ کرامؓ کی عظمت کے بارے میں مواد کو حذف کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اجلاس متنبہ کرتا ہے کہ اگر نصاب تعلیم کو تبدیل کیا گیا تو اس کے خطرناک نتائج برآمد ہوں گے۔ اجلاس نے بلوچستان میں قادیانیوں' پرویزیوں اور عیسائیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا۔ اس سلسلے میں تمام دینی جماعتوں بالخصوص علمائے کرام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کریں اور ان فتنوں سے مسلمانوں کو ہوشیار رکھیں۔ اجلاس میں پرویزیوں اور عیسائیوں کی سرگرمیوں کی نگرانی کے لئے ذیلی کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں جو آئندہ اجلاس میں مکمل رپورٹ پیش کریں گی۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ مختلف مصنوعات بنانے والے ان غیر ملکی اداروں کی ناپاک جسارت کی شدید مذمت کی گئی ہے جو آئے دن شعائر اسلام کی توہین کرتے ہیں اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرتے ہیں۔ گزشتہ دنوں ایک غیر ملکی کپڑا مارکیٹ میں فروخت ہورہا تھا جس پر اسم ذات "اللہ" تحریر تھا' جو انتہائی ناپاک جسارت وقبیح فعل ہے جس کی مجلس شدید مذمت کرتی ہے اور مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اس قسم کا کپڑا ہرگز نہ خریدیں اور تاجر حضرات بھی دینی غیرت وحمیت کا ثبوت دیتے ہوئے ایسا کپڑا فروخت نہ کریں۔ اجلاس میں مسلمانوں کو خبردار کیا گیا کہ وہ قادیانیوں کے فریب اور دھوکہ میں نہ آئیں اور ان کے ٹیلی ویژن چینل نہ دیکھیں۔ اجلاس میں کوئٹہ کے کیبل نیٹ ورکس اور کیبل آپریٹروں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے کیبل پر قادیانیوں کے چینل قطعاً نہ دکھائیں۔ امریکا اور جنوبی افریقہ میں قادیانیوں نے سات نئے آئی ٹی چینل پر قادیانیت کا پرچار شروع کیا ہے۔ اس سلسلے میں اہل علم حضرات سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ انٹرنیٹ پر عامۃ المسلمین کو مطلع کریں کہ وہ ان چینل پر نہ آئیں۔

پاکستانی عدالتیں توہین رسالت کے مقدمات کو جلد نمٹائیں تاکہ مسلمانوں میں پایا جانے والا اضطراب دور ہوسکے: مولانا عبدالحکیم نعمانی

روہیلانوالی (نمائندہ خصوصی) تحفظ ناموس رسالت کا مشن جاری رہے گا۔ منکرین ختم نبوت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہرزہ سرائی بند کریں۔ اقوام متحدہ اور اس کے تمام ذیلی ادارے توہین رسالت کو عالمی جرم قرار دے کر مسلمانوں کے اس دیرینہ مطالبہ کو پورا کریں۔ پاکستانی عدالتیں توہین رسالت کے مقدمات کو جلد نمٹائیں تاکہ مسلمانوں میں پایا جانے والا اضطراب دور ہوسکے۔ ان خیالات

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JWEELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 7514972-7531133

کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے اپنے ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرزا قادیانی کی کتابیں اور تحریریں گستاخانہ عقائد سے بھری پڑی ہیں۔ حکومت قادیانی لٹریچر کی اشاعت پر مکمل پابندی عائد کرے۔ انتظامیہ مرزا قادیانی کی کتابوں سمیت تمام قادیانی کتب ضبط کرے اور الفضل سمیت ان کے دیگر رسائل و جرائد کا ڈکلریشن منسوخ کرے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری عہدوں اور قومی دفاتر میں تعینات سکہ بند قادیانی اپنے اثر و رسوخ کے ذریعے قادیانیت کی ترویج و اشاعت میں مصروف ہیں۔ قادیانیت کے فروغ کے لئے لاکھوں روپے لٹا کر سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکا ڈالا جارہا ہے۔ حکومت فی الفور کلیدی آسامیوں سے جتونی قادیانیوں کو ہٹائے اور سی بی آر' انٹیلی جنس' پی آئی اے اور انکم ٹیکس سمیت سول اور فوج کے تمام عہدوں کو قادیانیوں سے پاک کرے۔

حکومت بنگلہ دیش کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر مسلم دنیا کا ساتھ دینا ہوگا: علمائے کرام

کوئٹہ (رپورٹ: حافظ خادم حسین گجر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی رہنما استاد المبلغین مولانا خدا بخش شجاع آبادی' مناظر ختم نبوت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے دفتر ختم نبوت کوئٹہ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت مسلمان انتہائی نامساعد حالات سے دوچار ہیں۔ قادیانی لابی اور عالمی کفر مسلمانوں کا شیرازہ منتشر کرنے کے لئے فرقہ واریت کو ہوا دے رہے ہیں۔ مسلمانوں کو باہم دست و گریباں کر کے کمزور کیا جا رہا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے رہنما مولانا عبدالعزیز جتوئی نے کہا کہ تمام مسلمان مسئلہ ختم نبوت پر متفق اور متحد ہو کر باطل قوتوں کی سازشوں کو ناکام بنادیں۔ ملک میں این جی اوز کے ذریعے فحاشی و عریانی اور برائیوں کو فروغ دیا جارہا ہے۔ اسلام نے عورتوں کو اعلیٰ مقام اور تحفظ دیا ہے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے قادیانی لٹریچر اور اشاعتی اداروں پر پابندی پر بنگلہ دیشی حکومت کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ حکومت بنگلہ دیش کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر مسلم دنیا کا ساتھ دینا ہوگا۔

ملک کو قادیانی یا آغا خانی اسٹیٹ نہیں بننے دیں گے: مولانا عبدالستار حیدری

بھکر (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالستار حیدری نے کہا ہے کہ ملک کو قادیانی یا آغا خانی اسٹیٹ نہیں بننے دیں گے۔ اسلام کے خاتمے کی کوشش کرنے والے اپنے عزائم میں ناکام رہیں گے' مختلف اسلام دشمن ممالک قادیانیوں کو دہشت گردی کی تربیت دے رہے ہیں' ملک میں فرقہ واریت کو اجاگر کرنے میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ضلع لیہ' ضلع بھکر' ضلع میانوالی اور ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے جماعتی کارکنان اور بزرگوں سے ملاقاتوں کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی سطح پر قادیانی' اسلام دشمن قوتوں کے ٹاؤٹ کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ حکومت قادیانیوں کے بارے میں نرم رویہ اختیار کرنے سے گریز کرے اور انہیں آئین و قانون کے دائرے میں رہنے کا پابند کرے۔ قادیانیوں کی غیر آئینی اور غیر قانونی ارتدادی سرگرمیاں کسی صورت برداشت نہیں کی جائیں گی۔ قادیانی' ملک میں فرقہ واریت کو ہوا دے رہے ہیں اور خود کو مسلمان ظاہر کر کے نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں بلکہ آئین سے بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ لہٰذا حکومت وقت ان کو نکیل ڈالے۔

قادیانیت تمام دین دشمن فتنوں سے زیادہ سنگین فتنہ ہے: ختم نبوت کانفرنس عارف والا سے علمائے کرام کا خطاب

عارف والا (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷ مئی کو قبولہ بازار عارف والا میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری نذیر احمد نے کی' حافظ محمد شریف مخمن آبادی اور عزیز الرحمٰن نے ہدیہ نعت پیش کیا' اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا انیس

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار' میٹھادر کراچی
فون:745573

الرحمٰن نے ادا کئے۔ عارف والا کی تاریخ میں یہ ایک مثالی اجتماع تھا جس میں بلامبالغہ دس ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔ کانفرنس سے مولانا عبدالحکیم نعمانی‘ علامہ علی شیر حیدری‘ مولانا عبداللہ شاہ مظہر‘ مولانا بشیر احمد شاد اور ڈاکٹر فرخ جاوید ایم پی اے عارف والا نے خطاب کیا جبکہ اسٹیج پر ممتاز عالم دین مولانا عبدالوہاب‘ قاری غلام نبی‘ حافظ محمد اصغر عثمانی کے علاوہ دیگر مشائخ اور علمائے کرام کی کثیر تعداد موجود تھی۔ مقررین نے کہا کہ قادیانیت تمام دین دشمن فتنوں سے زیادہ سنگین فتنہ ہے جو اسلام کے نام پر ارتدادی سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ مولانا علی شیر حیدری نے کہا کہ شریعت محمدیہ پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے‘ لہٰذا کسی نئے مدعی نبوت کو روئے زمین پر برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ دفاع صحابہؓ کی طرح دفاع ختم نبوت بھی ہمیں ورثہ میں ملا ہے۔ ہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کی انتھک جدوجہد کو رائیگاں نہیں جانے دیں گے۔ مولانا عبداللہ شاہ مظہر نے کہا کہ مرزا قادیانی نے انکار جہاد کے ذریعے پوری دنیا میں جہاد‘ علمائے کرام اور دینی مدارس کی وقعت کو ختم کرنے کی دجالی کوشش کی‘ لیکن جہاد اب بھی ہے اور قیامت تک جاری رہے گا اور دین کے اڈے ہمیشہ رہیں گے۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ مجلس ختم نبوت کی جرأت مندانہ تبلیغی جدوجہد سے قادیانی جماعت کے مرکزی عہدیداران اور جنونی قادیانی کثیر تعداد میں اسلام قبول کر چکے ہیں۔ جماعت نے اپنے محدود وسائل کے باوجود پوری دنیا میں قادیانیوں کا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ سی بی آر‘ انٹیلی جنس‘ پی آئی اے‘ محکمہ تعلیم اور انکم ٹیکس سمیت سول اور فوج کے تمام عہدوں سے قادیانیوں کو فی الفور برطرف کیا جائے۔ مولانا بشیر احمد شاد نے کہا کہ مشرف حکومت میں قادیانیوں نے پر پرزے نکالنا شروع کر دیئے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم کسی صورت بھی ختم نبوت کا پرچم سرنگوں نہیں ہونے دیں گے۔ فوج کا ماٹو جہاد ہے۔ قادیانیوں کو جہاد کا منکر ہونے کی وجہ سے فوج سے نکالا جائے اور آئندہ ان کی فوج میں بھرتی پر پابندی عائد کرنے کے لئے باقاعدہ قانون سازی کی جائے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ غیر مسلموں بالخصوص قادیانیوں کے اوقاف کو حکومت اپنی تحویل میں لے۔ ڈاکٹر فرخ جاوید ایم پی اے نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے محافظین میں شامل ہو کر خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ ختم نبوت کے دفاع کے لئے تمام مسالک کی مشترکہ جدوجہد سے قادیانی اپنے مذموم عزائم میں ناکام ہو رہے ہیں۔ انہوں نے تمام علمائے کرام اور اسلامیان پاکستان سے اپیل کی کہ وہ اپنے تمام تر اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر اپنی زندگیاں ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے وقف کر دیں اور دشمنوں کے لئے غازی علم الدین کا کردار دہرائیں۔ الحمدللہ! یہ کانفرنس تمام پہلوؤں کے اعتبار سے کامیاب رہی۔ ضلعی و مقامی انتظامیہ نے بھی اس سلسلے میں بھرپور تعاون کا مظاہرہ کیا۔

قادیانی‘ اسلام اور ملک کے کھلے دشمن ہیں: ختم نبوت کانفرنس ضلع لیہ سے علمائے کرام کا خطاب

لیہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لیہ کے زیر اہتمام جامع مسجد کرنال والی میں سالانہ تاجدار ختم نبوت کانفرنس ضلعی امیر مولانا محمد حسین کی نگرانی میں بڑی شان وشوکت سے منعقد ہوئی ہے۔ نماز جمعہ سے قبل مولانا محمد اکرم طوفانی اور نماز جمعہ کے بعد مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور ابن امیر شریعتؒ مولانا سید عطاء المؤمن شاہ بخاری نے خطاب کیا۔ تلاوت کلام پاک قاری غلام مجتبیٰ نے کی اور نعتیہ کلام جناب صفدر معاویہ اور خدابخش نے پیش کی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض ضلعی ناظم مولانا عبدالشکور گرواں نے سرانجام دیئے۔ بعد نماز عشاء مولانا عبدالستار حیدری مبلغ ختم نبوت لیہ و بھکر‘ قاری محمد امین چشتی‘ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری‘ مولانا عبدالقادر ڈیروی نے خطاب کیا۔ شاہ غازی خان کھیتراں نے صدارت کی‘ تلاوت قاری عبدالرحمٰن نے کی جبکہ نعتیہ کلام جناب اللہ نواز سرگانہ اور عمر فاروق نے پیش کیا۔ ان حضرات نے اپنے بیان میں اس بات پر زور دیا کہ ختم نبوت کی تحریک ایک الہامی تحریک ہے‘ جس کی پشت پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ہیں۔ بیسیوں علمائے کرام اور مشائخ عظام ایسے گزرے ہیں جنہیں خواب میں رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے تعاقب کا حکم فرمایا۔ عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی‘ اسلام اور ملک کے کھلے دشمن ہیں۔ اگر ان کی اسلام اور ملک دشمنی کا نوٹس نہ لیا جاتا تو آج یہ فتنہ ملک و ملت کو شدید نقصان پہنچا چکا ہوتا۔ آج بھی ملک میں کلیدی عہدوں پر براجمان قادیانی ملک کے لئے سنگین خطرات کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ اس لئے انہیں فوراً اپنے عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

REGD. NO. SS-160

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرت رسولِ آخرین، سیرتِ الصحابہؓ، دینی واصلاحی مضامین شائع کئے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے"

الحمد للہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ ختم نبوۃ

کا مطالعہ کیجئے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

خریدار بنیئے ـــ بنائیے

اشتہارات دیجئے

مالی امداد فراہم کیجئے

اِنشاءاللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے